اہل بیت اور امام ابو حنیفہ
علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے
مکتبہ جمال کرم لاہور

انتساب

اہل بیت اطہار کے چشمہ صافی کے نام

جس کی جولانیوں سے اولیاء امت

اور علماء ملت سیراب ہوتے ہیں

گلہائے عطار

آں اماماں نے کہ کردند اجتہاد

رحمت حق بر روان جملہ باد

بو حنیفہ بُد امام با صفا

آں سراجِ اُمتانِ مصطفےٰ

باد فضل حق قرینِ جان او

شادباد ارواحِ شاگردان او

صاحبش بو یوسف قاضی شدہ

وز محمد ذوالمنن راضی شدہ

شافعی ادریس مالک باز فر

یافت زیشاں دیں احمد زیب فر

احمدِ حنبل کہ بود او مردِ حق

درہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

روح شاں درصدر جنت شادباد

قصر دین و علم شاں آبادباد

از حضرت خواجہ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ

حمد و نعت ﷺ

دن ترے رخ سے ضیا بار ہے سُبحان اللہ
شب ہے یا گیسوئے خمدار ہے سُبحان اللہ

اِسی امید سے بستی ہے نظر کی بستی
تُو گنہگار کا غم خوار ہے سُبحان اللہ

کشتیِ جان کو گردابِ بلا نے گھیرا
کیا ہُوا، تو جو مددگار ہے سُبحان اللہ

کتنی گرمی ہے ترے عشق کے بازاروں میں
ماہِ کنعاں بھی خریدار ہے سُبحان اللہ

دست بستہ ہیں کھڑے حور و ملک، جن و بشر
سب گدا اور تو سرکار ہے سُبحان اللہ

تیری آمد سے شہا کعبہ کے بُت اوندھے ہوئے
رخِ توحید، چمکدار ہے سُبحان اللہ

میں تجھے کیوں نہ کہوں، حاضر و ناظرِ ہستی
تو جو اُمت کا نگہدار ہے سُبحان اللہ

اللہ اللہ! رہا قبر میں محفوظ غلام
میرے دامن میں ترا پیار ہے سُبحان اللہ

غُلام مصطفٰے مجدّدی ایم اے

سیدنا امام اعظم قدس سرہ،

امام الائمہ، سراج الامہ، حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت المعروف بہ امام اعظم قدس سرہ صحیح ترین روایت کے مطابق ۷۷ھ کو پیدا ہوئے، قاضی ابوعبداللہ صیمری اور امام ابن عبدالبر نے امام ابویوسف قدس سرہ کی روایت نقل فرمائی جس سے یہ سال ولادت اخذ ہوتا ہے (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۴، کتاب بیان العلم وفضلہ جلد ۱ ص ۴۵) ابن خلکان نے ۸۰ھ کو اصح فرمایا ہے (وفیات الاعیان جلد ۵ ص ۳۱۳) آپ نسلاً فارسی تھے (ابوحنیفہ وحیاتہ ص ۱۳) علامہ عبدالقادر مصری نے آپ کا سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک ذکر کیا ہے۔ (الجواہر المضیۃ جلد ۱ ص ۲۶) امام علی قاری فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے آباؤ اجداد میں غلامی کا کوئی اثر نہیں، زیادہ یہی صحیح ہے کہ آپ آزاد ہیں (مناقب الامام الاعظم) آپ کے والد ماجد حضرت ثابت علیہ الرحمہ کی ولادت اسلام میں ہوئی تھی (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۲۴) آپ کے والد ماجد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی (ایضاً ص ۳۲۶) گویا آپ کے گھر میں شیر خدا کا فیضان بھی ٹھاٹھیں مار رہا تھا، آپ تابعی تھے اس حقیقت کو علامہ ذہبی نے "مناقب الامام ابی حنیفہ" میں، امام سیوطی

نے "تبیض الصحیفہ" میں اور امام ابن حجر ہیتمی نے الخیرات الحسان میں صراحت سے نقل کیا ہے۔ آپ کا وطن کوفہ تھا جسکو حضرت عمر فاروقؓ نے رُمْحُ اللّٰہِ وَ کَنْزُ الْاِیْمَانِ وَ جُمْجُمَۃُ الْعَرَبِ یعنی اللہ کا نیزہ ایمان کا خزانہ اور عرب کا دماغ کہا حضرت علی المرتضیٰؓ نے سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کہا اور حضرت سلمان فارسیؓ نے قبۃ الاسلام یعنی اسلام کا گھر کہا ہے (الطبقات الکبری جلد ۶ ص ۵) کوفہ تعلیمات اسلامی کا زبردست مرکز تھا جس میں تین سو اصحاب رضوان اور ستر افراد بدر نازل ہوئے (ایضاً ص ۱۱) ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرامؓ نے رہائش اختیار فرمائی (ایضاً ص ۷) آپ نے جوان ہو کر ریشمی کپڑے کی تجارت کی اس لئے آپ کو "الخزار" کہتے ہیں آپ کے سوانح نگاروں نے آپ کی صاف ستھری تجارت کا ذکر بڑے اہتمام سے کیا ہے۔

حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ کی نصیحت پر علم دین کی طرف راغب ہوئے (المناقب از امام موفق جلد ۱ ص ۵۹) ابتداء "علم کلام سے از حد دلچسپی تھی، مذاہب باطلہ سے مناظرے بھی کیے جن کے لئے آپ کو بیس سے زائد مرتبہ بصرہ سفر کرنا پڑا (ایضاً) علم کلام کے ماہر کی حیثیت سے آپ کو بہت شہرت ملی بعد ازاں علم فقہ کے لئے حضرت حمادؒ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۳۳) آپ نے چار ہزار مشائخ سے استفادہ کیا (المناقب جلد ۱ ص ۳۸) ان مشائخ کرام میں بعض صحابہ ہیں جس طرح کہ امام ابن حجر عسقلانی نے بھی ذکر کیا ہے۔ خصوصاً حضرت انس بن مالکؓ سے آپ کی ملاقات ثابت ہے۔ (فتاوی ابن حجر) دیباچہ شرح سفر السعادت میں الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے بھی یہی قول لکھا ہے۔ فقہ میں آپ کا مقام بہت بلند ہوا بے شک آپ نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدون فرمایا آپ کی اتباع امام مالک بن انس نے موطا کی ترتیب میں کی۔ (تبیض الصحیفہ ص ۳۶) آپ کی مجالس مذاکرہ میں وقت کے جلیل القدر فقہا

شامل ہوتے تھے (تاریخ بغداد)۔ بعض مسائل میں ایک ماہ تک بحث جاری رہتی۔ سب کا اتفاق ہوتا تو اُسے امام ابو یوسف اصول میں درج کر لیتے۔ (المناقب جلد۲ ص۱۳۳) آپ نے تراسی ہزار مسائل حل فرمائے جن سے اڑتیس ہزار کا تعلق عبادات سے ہے باقی مسائل معاملات کے بارے میں ہیں۔ (ذیل الجواہر جلد۲ ص۴۷۲) آپ علم کلام وفقہ کے میدان کے شہسوار تو تھے ہی سیرت و کردار کے بھی روشن مینار تھے۔ مثلاً

☆......آپ علم و کرم اور ایثار کا عظیم پہاڑ تھے۔ (اخبار ابی حنیفہ ص۳۲)

☆......ورع میں اشد اور زبان کے احفظ تھے۔ (ایضاً ص۳۴)

☆......قوت برداشت اور صبر و تحمل کمال درجے کا حاصل تھا۔ (ایضاً ص۳۲)

☆......نہایت شریف و نبیل اور غیبت سے بچنے والے تھے۔ (ایضاً ص۳۲)

☆......معاصر میں سب سے اچھی نماز پڑھتے خشیت الٰہی سے مالا مال تھے۔ (ایضاً ص۴۵)

☆......بیت اللہ شریف میں ایک رکعت میں ختم قرآن کیا۔ (الخیرات الحسان ص۳۴)

☆......سارا دن اور ساری رات آخرت کی طلب میں رہتے۔ (ایضاً ص۶)

☆......اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ (المناقب جلد۱)

☆......چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ (وفیات الاعیان جلد۲ ص۱۶۵)

☆......رمضان میں ساٹھ بار قرآن ختم فرماتے۔ (تبیض الصحیفہ ص۲۳)

☆......اکثر رات کو ہر رکعت میں سارا قرآن ختم کر جاتے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد۶ ص۴۲)

☆......جس جگہ وصال ہوا وہاں سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا تھا۔ (ایضاً)

☆......اپنی کمائی سے کھاتے، عطیات کو رد کر دیتے تھے۔ (الخیرات الحسان ص۵۵)

☆......سب سے زیادہ سخی اور متقی تھے۔ (المناقب جلد۱ ص۹۲)

☆......شاگردوں کے بھی اخراجات برداشت کرتے۔ (الخیرات الحسان ص۳۷)

☆......چہرہ اچھا، لباس بہترین، خوشبو نفیس، محفل پاکیزہ تھی، یاروں کے غمخوار تھے۔
(تاریخ جلد ۱۳ ص ۳۳۰)

لطیف الطبع تھے ایک بوسیدہ لباس والے کو ایک ہزار درہم دیئے اور فرمایا جاؤ حلیہ ٹھیک کرو، اللہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔ (الطل الحریۃ ص ۷۱)

☆......سب سے بڑھ کر آپ کا وصف عشق رسول تھا فرماتے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے سر آنکھوں پر قبول ہے میرے ماں باپ ان پر فدا ہوں، ہم ان کے ارشاد کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ (کتاب المیز ان از شعرانی)

اہل نظر کی نظر میں

تاریخ شاہد ہے کہ ہر منصف مزاج آپ کا قدردان نظر آتا ہے۔

☆......**امام باقر علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ کا طریقہ کیا ہی اچھا اور فقہ کیا ہی زیادہ ہے (الانتقاء از ابن عبد البر ص ۱۲۴)

☆......**سفیان بن عینیہ علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حنیفہ جیسا انسان نہیں دیکھا (مناقب الامام ابی حنیفہ ص ۲۷)

☆......**یزید بن ہارون علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں میں نے ان کے ہم عصر جتنے بھی دیکھے سب کو یہی کہتے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے بڑا کوئی فقیہ نہیں (اخبار ابی حنیفہ ص ۳۶)

☆......**عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں ابو حنیفہ اگر کہہ دیں کہ یہ ستون سونے

کا ہے تو ویسے ہی نکل آئے کہ انہیں فقہ میں ایسی توفیق حاصل ہے (ایضاً ص ۴۷)

☆......امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ: فرماتے ہیں کہ ھٰذَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ مِنْ اَفْقَہِ اَھْلِ بَلَدِہٖ یہ ابوحنیفہ اپنے ملک کے سب سے اونچے فقیہ ہیں (المناقب جلد ۲ ص ۳۲)

☆......یحیی بن معین علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ عدول، ثقہ، سراپا عدل، قابل اعتبار ہیں اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جسکے عبد اللہ ابن مبارک اور وکیع بھی معترف ہیں (مناقب ابی حنیفہ ص ۱۰۱)

☆......نضر بن شمیل علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں لوگ فقہ میں سوئے تھے امام ابوحنیفہ نے انکو اپنی تشریح و بیان سے بیدار کیا (تہذیب الاسماء ص ۷۰۳)

☆......امام مسعر علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں میں نے ایسا شخص کبھی نہیں دیکھا جس نے فقہ میں امام ابوحنیفہ سے بہتر کام کیا ہو (ایضا)

☆......امام ابونعیم علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ مسائل کے غواص تھے (ایضا)

☆......امام مالک بن انس علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں ابوحنیفہ ایسے آدمی تھے کہ اگر ستون کو دلائل سے ثابت کریں سونے کا ہے تو کر سکتے تھے (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۳۷)

☆......امام شافعی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ "اَلنَّاسُ عَیَالٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْفِقْہِ" لوگ فقہ میں ابوحیفہ کے عیال ہیں (حیوۃ الحیوان جلد ۱ ص ۱۲۲، تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۴۵۰، تذکرہ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۵۱، وفیات الاعیان جلد ۲ ص ۱۶۴) جو فقہ کو سیکھنا چاہے وہ اصحاب ابو حنیفہ کا دامن تھام لے (تبیض الصحیفہ ص ۱۹)

☆......خلیفہ منصور عباسی: کا قول ہے "ھٰذَا عَالِمُ الدُّنْیَا اَلْیَوْمَ" ابوحنیفہ آج دنیا کا بلند پایہ عالم ہے (ایضاً ص ۲۰)

☆......حسن بن عمارہ علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ بیشک آپ فقہ میں کلام کرنے والوں

کے سردار ہیں اور کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا، لوگ آپکی نسبت حسد سے کام لیتے ہیں (ایضاً ص ۳۱)

☆ ......**امام ثوری علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ "اَفقهُ اَهلِ الاَرضِ" زمیں پہ سب سے بڑے فقیہ ہیں (الخیرات الحسان ص ۳۲)

☆ ......**ابو عاصم علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں ابوحنیفہ کو ابن جریج سے بڑا فقیہ مانتا ہوں (ایضاً" ص ۳۲)

☆ ......**امام شمس الدین بابلی علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں اگر کوئی پوچھے کہ افضل الائمہ کون ہیں تو ہم جواب دیں گے ابوحنیفہ (الجواہر المدیفہ جلد ۱ ص ۹)

☆ ......**امام شعرانی علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں کہ تو علم کے بغیر امام اعظمؒ کی شان میں رخنہ ڈالنے والوں کے ساتھ سے بچ جا کہ دنیا و آخرت کا نقصان اٹھائے گا، کیونکہ امام اعظمؒ قرآن وحدیث کے پابند اور رائے سے بیزار تھے۔ جو امام اعظمؒ کے مذہب کی تحقیق کرے گا انمیں سب سے زیادہ احتیاط پائے گا جو اس کے سوا کہے وہ جاہل ہے (کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۳)

☆ ......**علامہ ابن خلدون علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں انه من کبار المجتهدین فی علم الحدیث اعتماد مذهبه بینهم والتعویل علیه واعتباره رداً و قبولا وہ عظیم مجتہدین میں سے ہیں۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ ان کے مذہب پر اعتماد کیا جاتا ہے اور رد و قبول میں انکا اعتبار قائم ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۲۶۴)

☆ ......**علامہ ابن خلکان علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں مناقبه وفضائله کثیره ان کے مناقب وفضائل کثیر ہیں (وفیات الاعیان جلد ۲ ص ۱۶۵)

☆ ......**امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں سبحان اللہ وہ علم، ورع، زہد اور عالم

آخرت کو اپنانے میں سب سے آگے ہیں کہ وہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا (مناقب الامام ابی حنیفہ ص ۲۷)

☆......یحیی بن سعید علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں اللہ سے علم، رسول اللہ کو ملا، ان سے صحابہ کو ملا، ان سے تابعین کو ملا، پھر تابعین سے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا، چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۳۶)

☆......علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں وہ امام ہیں، عراق کے فقیہ، اسلام کے ائمہ میں سے اور بڑی شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ ص ۱۰۷)

☆......امام ذہبی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں۔ کہ وہ کبیر الشان ہیں (تذکرہ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۶۸)

☆......قاضی حسین بن محمد مالکی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ امام ثوری سے جب کوئی پیچیدہ مسئلہ پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں اس کے پاس جاؤ جس سے ہم حسد کرتے ہیں یعنی ابو حنیفہ (تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۳۶۵)

☆......امام ابو یوسف علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ جو ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان رکھے اس نے اپنا دین بچا لیا (اخبار ابی حنیفہ ص ۷۶)

☆......عبداللہ بن داؤد الخریبی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں اہل اسلام پر واجب ہے کہ وہ اپنی نماز میں ابو حنیفہ کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے ان کے فقہ و حدیث کو بچا لیا ہے

(تاریخ بغداد ۱۳ ص ۳۴۴)

☆......مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ "کَانَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اَعْلَمُ اَھْلِ زَمَانِہٖ" ابو حنیفہ اپنے زمانے کے بہترین عالمِ دین تھے۔ (الخیرات الحسان ص ۳۵)

☆......امام موفق ابن احمد علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں!

هذا مذهب النعمان خير المذاهب	كذى القمر لوضاح خير الكواكب
ولا عيب فيه غبران جميعه	خلا از تخلي عن جميع المعائب

تفقه فی خیر القرون معی التقی — فمذهبه لا شک خیر المذاهب

ثلاثه الاف والف شیوخه — واصحابه مثل النجوم الثواقب

مذاهب اهل الفقه عنه تقلصت — فاین عن الرومی نسیج العنا کب

الاعداء قد اقر بحسنه — واقراره بالحسن ضر به الازب

و کان له صحب بنور علومهم — تجلی عن الاحکام سجف الغیاهب

مذہب نعمان سارے مذہبوں سے بہترین — جس طرح تاروں میں روشن ہے مہ روشن جبیں

ہر طرح کے عیب سے محفوظ تر دیکھا جسے — ایسا پاکیزہ کہ عیب اس کے قریب آتا نہیں

دور اعلیٰ میں بنے تقوے سے اعلیٰ وہ فقیہ — اس لئے ہے آپکا مذہب مذاہب میں حسیں

آپ کو چالیس سو افراد نے بخشے فیوض — آپ کے اصحاب دیں کے انجم ضوآفریں

فقہ کے سارے مذاہب ان کے مذہب سے بنے — پر کہاں مکڑی کے جالے، رومی چادر کے قریں

معترف ہیں بدتریں دشمن بھی جسکی شان کے — اعتراف اس کی جلالت کا ہے ثابت بالیقیں

آپ کے اصحاب کے انوار علم و فکر سے — وہم کی تاریکیاں احکام سے پیچھے ہٹیں

(المناقب ص ۱۳۶ جلد ۲)

☆......**اسحاق بن ابی محمد علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ امام مالک مسائل میں بعض اوقات امام ابوحنیفہ کے قول کا اعتبار کرتے تھے (المناقب جلد ۲ ص ۳۳)

☆......**عبدالعزیز بن ابی سلمہ علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ اچھی دلیلوں سے استدلال کرتے تھے اس میں کوئی عیب نہیں کہ ہم بھی رائے سے بات کرتے اور اس کیلئے دلیل لاتے ہیں۔ (المناقب جلد ۲ ص ۳۴)

☆......**ابو عبدالرحمٰن مقری:** فرماتے ہیں کہ ہم سے بادشاہوں کے بادشاہ (ابو حنیفہ) نے روایت بیان فرمائی (حدثنا شاہان شاہ) (ایضاً ص ۳۰)

☆......**علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں جس شخص نے گمان کیا کہ وہ حدیث کی طرف کم توجہ دیتے اس نے تساہل یا حسد کی بنا پر کہا (الخیرات الحسان ص ۶۶)

☆...... **داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ امام اماماں، مقتداء اہل سنت، شرف فقہا اور عزت علماء ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الخزار مجاہدہ وعبادت میں ثابت قدم بزرگ تھے۔ اصول طریقت میں بڑی شان کے مالک تھے آپ اکثر مشائخ کے استاد تھے، چنانچہ فضیل بن عیاض، داؤد طائی اور بشر حافی وغیرہم نے آپ سے فیض حاصل کیا پارسائی میں آپ کے بے شمار مناقب ہیں جو اس کتاب میں نہیں سما سکتے (کشف المحجوب ص ۱۲۷

حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ نے ایک خواب بھی دیکھا تھا جس میں حضور ﷺ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ، کو اپنی آغوش میں اٹھایا ہوا تھا، استفسار پر فرمایا یہ تیرا اور تیرے دیار والوں کا امام ابو حنیفہ ہے فرماتے ہیں مجھے اس خواب سے تسلی اور اپنے شہر سے ارادت ہوگی چونکہ پیغمبر نے اُن کو اُٹھایا اس لئے یقیناً ان کے ذاتی صفات فنا ہو چکے تھے اور صفاتِ پیغمبر کے ساتھ صاحب بقا تھے پیغمبرِ حق سہو وخطا سے بالاتر ہیں جس کو ان کا سہارا نصیب ہو وہ بھی سہو وخطا کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک رمزِ لطیف ہے (ایضاً ص ۱۷۰)

☆......**مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ حضرتِ امام نے اپنے ورع وتقوی کی برکت اور سنت مبارک کی متابعت کی بدولت اجتہاد میں اور مسائل کے استنباط میں ایسا مرتبہ پایا ہے کہ دوسرے افراد اس کے سمجھنے سے عاجز ہیں مذہب حنفی کی نورانیت نظر کشف سے ایک عظیم دریا کی طرح ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے مذاہب مثل حوضوں اور نالیوں کے نظر آتے ہیں.......... سنت کی پیروی میں حضرت امام سب سے آگے ہیں اللہ

ان کو توفیق دے کہ دین کے سردار اور اہل اسلام کے رئیس کو برا نہ کہیں اور اسلام کی بڑی جماعت کی دل آزاری نہ کریں فقہ کے بانی حضرت امام ہیں، فقہ کے تین حصے ان کو مسلم ہیں ایک چوتھائی میں باقی علماء ان کے شریک ہوئے .... میں امام ابو حنیفہ کے مقابلہ میں دوسروں کو باوجود ان کے علم و کمال وتقوی کے بچوں کی طرح سمجھتا ہوں (مکتوب ۵۵ دفتر دوم)

☆...... **ہارون الرشید** نے آپ کے اوصاف سن کر کہا صالحین کے اوصاف ایسے ہی ہوتے ہیں کاتب سے کہا لکھو اور بیٹے سے کہا یاد کر لو (مناقب کردری جلد اص ۲۲۶)

☆...... **جمال الدین ظاہری علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں ابوحنیفہ کے مناقب بہت ہیں ان کا علم عمیق ہے ان کی شہرت طوالت سے کفایت کرتی ہے اگر میں ان کے مناقب غزیر اور علوم کثیر کے بارے میں لکھوں تو کئی جلدیں تیار ہو جائیں

(النجوم الزاھرہ فی ملوک مصر والقاہرہ جلد ۲ ص ۱۴)

☆...... **علامہ دیار بکری علیہ الرحمہ**: نے ایک شعر لکھا ہے۔

و تد الله الارض با لا علام المنیفه

کما وتد الحنفیة بعلوم ابی حنیفه

یعنی اللہ نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں لگائیں جیسے ملت حنفیہ کو ابوحنیفہ کے علوم کی میخوں سے برقرار رکھا ہے (تاریخ الخمیس ص ۳۲۹ جلد ۲)

☆...... **ابو جعفر بیاضی علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ علم پراگندہ تھا اور اس قبر والے یعنی ابوحنیفہ نے اسے جمع کر دیا (وفیات الاعیان جلد ۵ ص ۴۱۴)

☆...... **علامہ ابن تیمیہ حرانی**: فرماتے ہیں "فلا یستریب احد فی فقه و فهمه و علمه و قد نقلوا عنه اشیاء یقصدون بها الشناعه علیه وهی کذب علیه

قطعا مثل مسئلہ الخنزیر البری و نحوا' کوئی آپ کی فقہ فہم اور علم میں شک نہیں کرسکتا۔ لوگوں نے آپ سے کچھ باتیں نقل کی ہیں اور انکا مقصد آپ کو بدنام کرنا ہے اور یہ آپ پر جھوٹ ہے جیسے خنزیر بری کا مسئلہ اور اسی طرح اور (منھاج السنہ جلد ا ص ۲۵۹)

☆......**مامون الرشید عباسی**: فرماتے ہیں اگر ابو حنیفہ کے اقوال کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہوتے تو ہم ان پر عمل نہ کرتے (المناقب از موفق جلد ۲ ص ۵۵)

اگر تم احتیاط اور اپنی نجات چاہتے ہو تو ابو حنیفہ کے قول پر ہی عمل کرو کسی دوسرے کی طرف نہ جاؤ (ایضا جلد ۲ ص ۱۵۹)

☆......**حافظ یوسف بن عبدالبر مالکی علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں ابو حنیفہ فقہ میں امام تھے ان کی رائے خوب، قیاس عمدہ، مسئلہ لطیف، ذہن اچھا، اور عقل ہر وقت ساتھ تھی، ذکاوت اور تقوی کے مالک تھے (کتاب الاستغنا بحوالہ عقود الجمان ص ۲۰۹)

☆......**امام حماد رضی اللہ عنہ**: فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ اچھی سمجھ اور اچھے حافظے کے مالک ہیں (اخبار ابی حنیفہ)

☆......**فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں ابو حنیفہ ایک فقیہ آدمی تھے۔ اور فقہ سے مشہور تھے، ان کا تقوی مشہور تھا، مال میں فراخی تھی، ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرتے علم سکھانے میں ہمہ وقت لگے رہتے تھے۔ ان کی رات اچھی تھی بات کم کرتے، حرام وحلال کے مسئلہ میں حق کا بیان اچھی طرح کرتے (تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۴۰)

☆......**امام اعمش علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں ''ابو حنیفہ کے حلقہ میں جاؤ'' اور فرماتے ہیں ''کوئی جائے اور ہمارے لئے ابو حنیفہ سے مناسک حج لکھوا کر لائے'' (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ ص ۷۰)

☆......**امام عمر غزنوی علیہ الرحمہ**: فرماتے ہیں تمام قاضی اور تمام عادل حضرات زندہ ہوں یا مردہ اپنے احوال میں حضرت امام اعظم مجتہد مقدم کی تقلید کے محتاج ہیں

☆......**حضرت علی خواص علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں اگر امام مالک اور امام شافعی کے مقلد انصاف سے کام لیں تو امام ابو حنیفہ کے کسی قول کی تضعیف نہ کریں کیونکہ وہ ان کی مدح اپنے امام سے سن چکے ہیں (المیزان ص ۶۴ فصل اول)

☆......**حضرت موسیٰ سینانی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے لوگوں کے سامنے علم کے ایسے نکتے رکھے، ان میں سے کچھ سمجھ گئے اور کچھ نہ سمجھے تو ان سے حسد کرنے لگے،

(عقود الجمان ص ۱۹۹)

☆......**شاعر المتعنی** کہتا ہے۔

امام رست للعلم فی کنہ صدرہ

جبال جبال الارض فی جنبھا قف

وہ ایسے امام ہیں کہ ان کے سینے کے گوشوں میں علم کے پہاڑ جمے ہوئے ہیں کہ زمین کے پہاڑ ان کے مقابلے میں پتھریلے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں (ایضاص ۱۸۴)

☆......**امام ابوداؤد علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ اللہ ابو حنیفہ پر رحمت فرمائے وہ امام تھے

(عقود لجواہر ص ۶)

☆......**یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور انور ﷺ کو دیکھا اور عرض کی کہ میں حضور کو کہاں تلاش کروں فرمایا ابو حنیفہ کے علم کے پاس

(کشف المحجوب ص ۲۱۶)

☆**علامہ غسان نیشاپوری علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں قیاس کی ساری بنیاد ابو حنیفہ نے رکھی، آپ واضح حجت لے کر آئے اور اپنی تعمیر کی بنیاد آثار مبارکہ پر قائم فرمائی (اشعار کا ترجمہ)

☆......**علامہ ابن عماد حنبلی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں ابو حنیفہ بنی آدم کے عقلمند افراد میں سے تھے (شذرات الذہب جلد ا ص ۲۲۷)

☆......امام ولی الدین علیہ الرحمہ صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں آپ کو علم باطن حاصل تھا اور آپ دین کی مہمات میں مصروف رہا کرتے تھے، علوم شریعت کے امام تھے...... اگرچہ ہم نے اپنی کتاب مشکوۃ میں ان سے کوئی روایت نہیں لی لیکن اس رسالہ میں ان کا ذکر کر کے ان کی بلندی اور ان کے علم کی کثرت سے برکت حاصل کرتے ہیں (الاکمال فی اسماء الرجال)

☆......شیخ داؤد طائی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں آپ وہ تارا ہیں جس کی روشنی میں لوگ سفر کرتے ہیں، وہ علم ہیں جس کو مومنوں کے دل لیتے ہیں، جو علم ان کے علم سے نہیں وہ علم والے کیلئے آفت ہے بخدا ان کے پاس حلال اور حرام کا علم اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پانے کا علم ہے (اخبار ابی حنیفہ ص ۷۶)

☆......حافظ محمد بن میمون علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ کے عہد میں سب سے زیادہ علم ورع، زہد و معرفت اور فقہ میں ابوحنیفہ ہی تھے (الخیرات الحسان ص ۳۲)

☆......حافظ عبدالعزیز رواد علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں ابوحنیفہ سے جو محبت کرے گا وہ سنی ہے اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ بدعتی ہے ہمارے اور لوگوں کے درمیان ابوحنیفہ ہیں

☆......خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد ابوحنیفہ کے مذہب کے مطابق عمل کریں گے۔ (فصول ستہ بحوالہ مکتوب ۵۵ دفتر دوم)

نوٹ: عیسیٰ علیہ السلام کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی امام فقہ کے معاذ اللہ مقلد ہوں اور یہاں صرف یہ مراد ہے کہ ان کے فقہی ارشادات و اعمال سے فقہ حنفی کی تائید ہوگی۔ اور یہ حضرت امام اعظم کی حقانیت وثقاہت کی روشن ترین دلیل ہے۔

☆......حضرت حسن بن صالح علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ ناسخ حدیث کی منسوخ حدیث سے زیادہ تلاش کرتے تھے اور حدیث پر عمل کرتے تھے جب وہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب باصفا سے ثابت ہو جاتی تھی، آپ کوفہ والوں کی حدیث اور ان کی فقہ

جاننے والے تھے اور اہل شہر کے طریقہ کے پابند تھے آپ فرماتے کہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث میں ناسخ و منسوخ ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل مبارک پر نظر رکھتے (المناقب از موفق جلد ا ص ۸۹)

☆......**خواجہ فرید الدین عطار علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ شرع وملت کے چراغ دین و دولت کی شمع نعمان بن ثابت...... امام اعظم رضی اللہ عنہ، کی صفت تمام زبانوں نے کی۔ آپ تمام ملتوں میں مشہور ہوئے جب حضور ﷺ کے روضہ مبارک پہ حاضر ہوئے تو عرض کی السلام علیکم یا سید المرسلین جواب میں آیا وعلیکم السلام یا امام المسلمین (تذکرۃ الاولیا ذکر ابو حنیفہ)

☆......**شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی اصل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتویٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے فیصلے اور فتوے قاضی شریح کے فیصلے کوفہ کے قاضیوں کے فیصلے (جو کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہوا کرتے تھے) ہیں اللہ نے جس قدر توفیق دی انہوں نے ان کو جمع کیا اور جس طرح انہوں نے تخریج مسائل کی انہوں نے بھی کی (حجۃ اللہ البالغہ جلد ا ص ۳۵۱)

فرماتے ہیں مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ مذہب حنفی سنت کے زیادہ مواقف ہے (فیوض الحرمین)

☆......**امام بریلوی علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں کہ اولیا فرماتے ہیں امام اعظم اور امام ابو یوسف سرداران اہل کشف ومشاہدہ ہیں (فتاوی رضویہ جلد ا ص ۲۲۵)

☆......**حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری علیہ الرحمہ:** فرماتے ہیں آج کل کے زمانے میں ایک فرقہ ظاہر ہوا ہے انہوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہے اور وہ اپنے خبث باطن اور خراب عقیدے کی بنا پر ہمارے امام حضرت نعمان بن ثابت الکوفی امام المفسرین و المحدثین پر زبان درازی کرتے ہیں......اور اب یہ فقیر حضرت امام اعظم کے فضائل

بیان کرتا ہے جو ایک سمندر بے کنار کا ایک قطرہ ہیں اور ساتھ ہی ان گمراہوں کے مقابلہ میں کچھ دلائل بھی بیان کرتا ہے (التجلیات الدوسیۃ ص ۲۶۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُخنان چند

صدیوں سے ایک گروہ اپنی وراثتی تدلیس کے ہاتھوں مجبور ہو کر امت مسلمہ کے بلند پایہ افراد کے درمیان انتشارات واختلافات ثابت کرتا آرہا ہے، اور اس مذموم فکر کی آڑ میں اپنے اسلام دشمن مقاصد کی تکمیل چاہتا ہے، سب سے پہلے اس گروہ نے حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے درمیان تنازعات کے افسانے گھڑے۔ حدیث قلم و قرطاس کا مفہوم تبدیل کیا، باغ فدک کے معاملے میں غلط رنگ پیش کیا، خلافت نبوی اور امامت دینی کے متعلق عجیب وغریب نظریے عام کیئے، اس گروہ کا بانی عبداللہ بن سبا یہودی تھا، اسی کے افکار اس گروہ کے ستون قرار پائے، یہ فتنہ پرداز کہا کرتا تھا،

☆......حضرت علی المرتضیٰؓ کی امامت واجب ہے (۱)

☆......اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے تو ان سے افضل حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ واپس کیوں نہیں آسکتے، (۲)

یہ مسئلہ رجعت اس گروہ کے عقائد باطلہ کی بنیاد ہے۔

۱۔ انوار نعمانیہ از نعمت اللہ جزائری ص ۱۹۷ مطبوعہ ایران

۲۔ ناسخ التواریخ از مرزا محمد تقی جلد ۳ ص ۲۳۷ مطبوعہ ایران

☆......حضرت علی المرتضیٰؓ ہی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے خلیفہ ووصی ہیں، ان سے ماقبل خلفاء نے ان کے اس منصب پر قبضہ جمار کھا تھا۔ (۳)

☆......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ''خدا'' ہیں، اس کے اس نظریے پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، نے لعنت فرمائی۔ (۴)

ابن سبا یہودی اور اس کے پیدا کردہ متشدد گروہ نے اپنی زندگی بغض صحابہ سے آلودہ کرلی، اور اس کے ساتھ محبت اہل بیت کو خوب استعمال کیا، تمام عالم اسلام کے نزدیک محبت اہل بیت ایمان کا سرمایہ ہے، اس لئے، یہ اس جذبے سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو منزل حق سے دور کرنے لگے۔ امامان اہل بیت ''ان محبان'' سے ہمیشہ بیزار رہے اور ان کے فریب انگیز کردار پر لعنتوں کی بارش کرتے رہے، سب سے پہلے، امام برحق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نے اس گروہ کی حوصلہ شکنی فرمائی اور کتاب وسنت کی پیروی کرنے والوں اور اطاعت گزاروں کیلئے ''اہل سنت و جماعت'' کا نام اختیار فرمایا، جیسا کہ روایت موجود ہے، ''جو آدمی اہل سنت و جماعت کا ہو کر مرے گا وہ عذاب قبر اور شدت قیامت سے محفوظ رہے گا۔'' (۵)

تاریخ شاہد ہے کہ جوں جوں یہ گروہ تاریخ کی راہوں پر سفر کرتا رہا اس کے نظریات کی تاریکی اور بڑھتی رہی، حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر مودت ومحبت کے پردے میں اس نے تکالیف ومصائب کے وہ پہاڑ توڑے کہ پڑھ سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، یہ گروہ دونوں شہزادوں کے عظیم فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتا رہا اور ان کو ناکام بنانے کیلئے سازشوں کے جال بنتا رہا، ایک سبط رسول کو ''مذل المومنین'' کہا اور دوسرے

۳۔ ناسخ التواریخ جلد ۳ ص ۲۳۸ مطبوعہ ایران

۴۔ رجال کشی ص ۱۰۰ مطبوعہ کربلا، عراق

۵۔ جامع الاخبار ص ۸۷ مصنفہ شیخ صدوق مطبوعہ نجف اشرف عراق

سبط رسول کو کربلا کے ریگزاروں میں پیاسے شہید کر دیا، چشم فلک نے ایسی ''محبت کے مظاہرے'' بھی کہاں دیکھے ہوں گے، دوسری طرف جن لوگوں کو ''حقوق اہل بیت'' کا غاصب قرار دے رہا تھا، وہی لوگ حقیقت میں ان کے حقوق کے پاسبان تھے، صرف ایک جھلک دیکھیے۔

☆......روایت ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب نے حضرت علی المرتضیٰؓ کیلئے فرمایا'' لا ابقانی اللہ بعدک یا علی '' اے علی! اللہ آپ کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے، (۶)

☆......ایک روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی مجلس میں حضرت علیؓ کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کیے، آپ نے فرمایا، تیرا برا ہو، علی کا نام خیر کے ساتھ لیا کر، جس نے علی کی توہین کی اس نے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو تکلیف پہنچائی'' (۷)

☆......جب حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی تو ان کے حق مہر اور جہیز کا بندوبست حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، نے کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سامان جہیز خریدنے گئے، سلمان فارسیؓ اور بلال حبشیؓ نے ان کی اعانت کی'' (۸)

☆......حضرت عثمان غنیؓ نے شاہ فارس کی دو شہزادیاں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو عطا فرما دیں، (۹)

اس گروہ کی چیرہ دستیاں حضرت امام زین العابدینؓ، حضرت امام محمد باقر، حضرت امام جعفر صادقؓ اور ان پاکباز شخصیات کی اولاد کے ساتھ بھی بدستور قائم

۶۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ ص ۳۶۰ مطبوعہ ایران

۷۔ امالی شیخ طوسی مصنفہ ابن الحسن طوسی ص ۳۴۶ مطبوعہ ایران

۸۔ کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ جلد ۱ ۳۵۹ مطبوعہ تبریز ایران

۹۔ تنقیح المقال فی علم الرجال جلد ۳ ص ۸۰ مطبوعہ تہران

رہیں، یہ عجیب فطرت کے لوگ تھے، اماماں اہل بیت سے کچھ سنتے اور عوام الناس میں جا کر کچھ اور بیان کرتے۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اماماں کرام روشن بصیرت سے مزین تھے، اللہ تعالیٰ کے نور سے ان کی منافقت کے مکروہ جذبے مشاہدہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے ''تقدس مآب'' فقیہوں، راویوں اور محدثوں پر انکے جلال کے تیر برستے رہے۔ اس گروہ کی بنیادی فقہ زرارہ، محمد بن مسلم، لیث المرادی اور برید العجلی کی روایت پر مبنی ہے اور ان کے ہاں یہی اللہ تعالیٰ کے مقرب افراد تھے۔ (۱۰)

حضرت امام جعفر صادقؑ ان ''تقدس مآبوں'' سے انتہائی بیزار تھے، آپ نے فرمایا!

☆......زرارہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، (۱۱)

زرارہ پر تین مرتبہ لعنت فرمائی (۱۲)۔

☆......اللہ تعالیٰ برید پر لعنت کرے، (۱۳)

☆......''اپنے دین میں شک کرنے والے تباہ ہو گئے، ان میں زرارہ، برید، محمد بن مسلم اور اسماعیل جعفی ہیں'' (۱۴)

☆......اللہ تعالیٰ محمد بن مسلم پر لعنت کرے'' (۱۵

☆......ابو بصیر المرادی سویا تو اس کے کان میں کتا پیشاب کر کے چلا گیا، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، کے ایک راوی ابن یعفور کا بیان ہے، (۱۶)

۱۰۔ رجال کشی ص ۱۵۲ مطبوعہ ایران ۱۱۔ تنقیح المقال فی الرجال جلد ا ص ۴۴۳ مطبوعہ تہران، ایران

۱۲۔ رجال کشی ص ۱۳۵ مطبوعہ ایران ۱۳۔ ایضاً ص ۱۳۴ ۱۴۔ ایضاً ص ۱۵۱

۱۵۔ تنقیح المقال جلد ۳ ص ۱۸۶

ان چار عیاروں کے علاوہ بھی بہت سے ''محبان اہل بیت'' ایسے تھے جو اپنی چرب زبانیوں کو اہل بیت کے ساتھ منسوب کیا کرتے تھے، چند ایک حوالے دیکھیے۔

☆...... ''یونس کہتا ہے کہ میں جب عراق گیا تو وہاں حضرت امام جعفر صادقؓ کے اصحاب کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کی روایات اخذ کیں اور بعد میں حضرت امام رضاؓ کو سنائیں تو آپ نے فرمایا ''یہ حضرت امام جعفر صادقؓ کی نہیں، اللہ تعالیٰ ابوالخطاب پر لعنت بھیجے، اس نے جھوٹی روایات ان سے منسوب کر دی ہیں، اس کے ساتھی بھی ہمارے نام سے جھوٹی روایات بیان کر رہے ہیں۔ قرآن پاک کے خلاف کوئی روایت جو ہمارے ساتھ منسوب ہو، اسے قبول نہ کرنا'' (۱۷)

☆...... ''ابوالحسن نے حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ''ما انزل الله سبحانه، اية فى المنافقين الاوهى فيمن ينتحل التشيع'' یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آیت منافقوں کے رد میں نازل فرمائی وہ ہر شیعہ پر صادق آتی ہے'' (۱۸)

☆...... اور فرمایا، حضرت امام مہدیؓ تشریف لا کر سب سے پہلے کذاب شیعوں کو قتل کریں گے، (۱۹) یہ تاریخ کا کتنا خوفناک المیہ ہے کہ ان کذابوں نے امامان پاک رضی اللہ عنہم کی جانب، تقیہ، متعہ، ماتم، اور حلال و حرام کے ''اعجوبے'' منسوب کر کے امت کو ان کے فیضان سے محروم کرنے کی کوششیں کیں، ''اللهم انا نجعلك فى نحورهم و نعوذبك من شرورهم'' حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا دور مسعود ان بدعتی فتنوں سے بہت پریشان تھا، قدری، جبری، معتزلی، خارجی، رافضی، مرجئی، نجانے کونسے شجر نحوست کے پھل تھے، جو عالم اسلام کیلئے فکری و اعتقادی پریشانی کا پیش خیمہ

۱۶۔ تنقیح المقال جلد۲ ص۳۶ مطبوعہ تہران، ایران
۱۷۔ رجال کشی ص۱۹۵ مطبوعہ ایران
۱۸۔ رجال کشی ص۲۵۴ مطبوعہ کربلا، عراق
۱۹۔ ایضاً ص۲۵۳ مطبوعہ کربلا، عراق

بن رہے تھے، آپ نے اپنی خداداد عقل سلیم اور علم بسیط سے ان ''فریب زادوں'' کا پردہ چاک کیا، آپ نے بہت سے اہل رفض و تشیع کے ساتھ مناظرے کئے اور نصرت خداوندی سے فتح حاصل کی، آپ کا دل اہل بیت اطہار کی محبت و مودت سے سرشار تھا، اس لئے ان کا جذب صادق ''عصری محبت فروشوں'' کی نگاہوں میں چبھتا تھا، لہذا انہوں نے اپنی روایتی کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے ایسی خودساختہ روایات پھیلانا شروع کر دیں جن میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور اماماں اہل بیتؓ کے درمیان علمی چپلقش ظاہر ہوتی تھی، یہ جھوٹی روایات ہمیشہ ان لوگوں کا ''سرمایہ افتخار'' رہیں، بعد میں احناف و شوافع کا فقہی تعصب پروان چڑھا تو شوافع نے بھی ان روایات کا خاصا سہارا لیا، آج تک کے اہل رفض انہی شوافع کو بطور حوالہ پیش کرتے چلے آرہے ہیں، ان لوگوں نے اس میدان میں علامہ شبراوی شافعی، علامہ دمیری، علامہ تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی، علامہ ابن خلکان، اور علامہ خطیب بغدادی کی ''روایات'' سے خوب فائدہ اٹھایا ہے، صحاح ستہ کے جامعین نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، سے کوئی روایت نہیں لی، یہ بات بھی ان، بے چاروں کیلئے ''اکسیر'' کا درجہ رکھتی ہے، حالانکہ نظر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ سب حضرت امام ابوحنیفہؒ کے علم و فضل کے کوہ گراں کے سامنے عاجز دکھائی دیتے ہیں، شوافع کے امام کا فرمان ہے، ''سب فقہا، امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں'' (۲۰)

یاد رہے کہ اکثر شوافع اور حنابلہ و مالکیہ نے حضرت امام علیہ الرحمہ کی بارگاہ علم میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے نجم الحسن کراروی صاحب کی کتاب ''چودہ ستارے'' موجود ہے، اس میں بھی اور دیگر شیعی کتابوں میں بھی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ بغض و عناد کا خمار بعض شافعی حضرات کا سہارا لے کر نکالا گیا

۲۰۔ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۴۵۰، حیوۃ الحیوان جلد ۱ ص ۱۲۲

ہے۔ کچھ حوالے متنازعہ شخصیت شبلی نعمانی صاحب کے پیش کئے گئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے علم و فضل کا امامانِ اہل بیت رضی اللہ عنھم کی نظر میں کوئی مقام نہیں تھا۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ پاکباز لوگ باہمی استفادہ کی بجائے مجادلوں میں مصروف رہنا قابل فخر سمجھتے تھے، اوران کی زندگی کا نصب العین اشاعت اسلام کی جگہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانا تھا۔ واقعی آئینے میں انسان کو اپنی صورت دکھائی دیتی ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ اماماں اہل بیت رضی اللہ عنھم سے استفادہ کرنا اوران کی حقیقی محبت کو جان ایمان سمجھنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کا طرہ امتیاز تھا۔ احناف کرام نے ایسے خوبصورت واقعات اپنی کتابوں کی زینت بنائے ہیں جن میں ان جلیل القدر لوگوں کے باہمی تعلقات کی سرگرمیاں دکھائی دیتی ہیں۔ وہ لوگ اعلیٰ ظرف کے مالک تھے۔ وسیع نظر اور کریم دل کے حامل تھے، انہیں دوسروں کے کمالات دیکھنے کی عادت تھی اور تنقیدات سے دور رہنے کی لگن تھی لیکن نجانے قیاس کو حرام سمجھنے والے کیوں ان روشن ستاروں کو اپنے ''بدکرداروں'' پر قیاس کرتے ہیں، قول فعل کا یہ تضاد بجائے خود ایک سوالیہ نشان ہے، اس مختصر کتاب ''اہل بیت اور امام ابو حنیفہ'' میں ہم نے کچھ واقعات کا انتخاب کیا ہے، آیئے افق ہدایت کے ان ماہ پاروں سے اکتساب نور کا اہتمام کریں، شاید کسی کے قلب ونگاہ میں اترتے اندھیروں کو روشنی کی کوئی کرن نصیب ہو جائے۔

وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں کہیں سے بلاؤ، بڑا اندھیرا ہے

☆☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

حضور سرور عالم، مخبر صادق، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ غیب آشنا سے عرش وفرش، ماضی و مستقبل کے ہزاروں اسرار ورموز کھول کھول کر بیان فرمائے اور امت مسلمہ کی کئی عظیم الشان شخصیات کی بشارتیں عطا کیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سنائی، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑا، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، کی پیش گوئی فرمائی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور نور کی خبر دی گویا ؎

تیری نظر ہے سرمہ مازاغ کی امیں

تیرا دھن ہے غنچہ اوحیٰ کہیں جسے

حضور نبی غیب داں، واقفِ اسرارِ مکان ولامکاں، وارث ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔

☆...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ گاہ میں حاضر تھے، اسی وقت سورۃ جمعہ نازل ہوئی، جب آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''و اخرین منھم لما یلحقوا بھم '' تو صحابہ کرام میں سے کسی نے عرض کیا ''یہ دوسرے کون ہیں جو ہنوز ہم سے نہیں ملے، آپ نے خاموشی اختیار فرمائی، سوالی نے تین بار یہ سوال عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے شانے پر دست مبارک رکھ کر فرمایا'' لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھو لاءِ ''یعنی اگر ایمان ثریا کی بلندیوں پر

بھی ہوا تو ان کے کچھ (فارسی) آدمی اسے ضرور حاصل کرلیں گے۔ (۱)

☆ ...... مسند احمد میں یہ حدیث اس طرح مروی ہے'' لو کان العلم با لثریا لتنا و له نا س من ابناءِ فا رس '' اگر علم ثریا کی رفعتوں پر بھی چلا گیا تو فارس کے بیٹے اسے حاصل کرلیں گے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اس حدیث پاک کا مصداق حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ذات والا صفات کو قرار دیا، کیونکہ اہل فارس سے کوئی شخص بھی حضرت امام کے مرتبہ علم کو نہ پہنچ سکا، آپ تو آپ ہیں کوئی آپ کے تلامذہ کرام کے مقام تک نہ جاسکا، (۲)

حضرت علامہ عزیزی علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہے، ''علی الامام الاعظم ابی حنیفه و اصحابه '' اس حدیث پاک کے مصداق حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ان کے شاگرد حضرات ہیں'' (۳)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے

'' ایک روز اس حدیث پر ہم نے گفتگو کی، میں نے کہا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، اس حکم میں داخل ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ، نے علم فقہ کی اشاعت ان کے ہاتھوں کرائی۔ اور اہل اسلام کی اس کے ذریعے اصلاح فرمائی، بالخصوص اس آخری دور میں کہ دولت بس یہی مذہب ہے، سارے شہروں میں بادشاہ حنفی ہیں، قاضی حنفی ہیں اور مدرسین حنفی ہیں'' (۴)

علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد نے بھی تسلیم کیا ہے'' ہم امام دراں

۱۔ صحیح بخاری شریف، مسلم شریف بحوالہ معارف القرآن جلد ۸ ص ۴۳۶

۲۔ تبییض الصحیفہ ص ۱، از جاجۃ المصابیح جلد ۱ ص ۲۱   ۳۔ السراج المنیر جلد ۳ ص ۲۱۸

۴۔ مکتوبات شاہ ولی اللہ ص ۱۶۸ بحوالہ امام اعظم اور علم الحدیث ص ۸۸ مطبوعہ سیالکوٹ

داخل است و جملہ محدثین فرس، اس حدیث پاک کے حکم میں حضرت امام بھی داخل ہیں اور جملہ فارسی محدثین کرام بھی شامل ہیں، (۵)

حضرت امام ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس خبر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شان اعجاز ظاہر ہے کہ آپ نے ہونے والے کام کی خبر دی ہے، (٦)

صدر الائمہ امام موفق بن احمد مکی متوفی ۵۷۸ھ نے بعض ایسی احادیث منورہ کا ذکر کیا ہے جن میں صراحت و وضاحت کے ساتھ آپ کا نام درج ہے، ایک حدیث پاک دیکھیے۔ "عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی امتی رجل یقالہ، ابو حنیفۃ ھو سراج امتی یوم القیامۃ" حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت میں ایک مرد کامل پیدا ہوگا، جسے لوگ ابوحنیفہ کہیں گے، وہ قیامت کے دن میری امت کا سورج ہے، (۷)

رسول اللہ قال سراج دینی
وامتی الھداۃ ابو حنیفہ
غداً بعد الصحابۃ فی الفتاویٰ
لا حمد فی شریعتہ خلیفہ
صحاری الفقہ قد قحطت و نادت
یشری الخصب اذ سمبت و صیفہ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابوحنیفہ میرے دین وامت کی ہدایت کا چراغ ہوگا اور صحابہ کرام کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کے نائب کامل ہیں، جب فقہ کے

۵۔ اتحاف النبلا المتقین ص ۲۲۴ ٦۔ الخیرات الحسان ص ٦
۷۔ مناقب الموفق باب ۲ ص ۵۰ مطبوعہ لاہور، تاریخ بغداد ۱۳ ص ۳۳۵ مطبوعہ مدینہ منورہ

ملک میں قحط پڑ گیا تو ان کے فیصلوں کی باران رحمت نے اسے خوشحال کر دیا، (۸)

حضور مخبر صادق ﷺ نے نہ صرف حضرت امام رضی اللہ عنہ، کی بشارت سے نوازا بلکہ اپنی امت کے صلحاء کی خوابوں میں آ کر حضرت امام رضی اللہ عنہ کی شان و جاہت بیان فرمائی۔

بر کریماں کار ہا دشوار نیست

☆...... حضرت یحیٰی بن معاذ رازی محدث علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کیا، میں آپ کو کہاں تلاش کروں، فرمایا " عند علم ابی حنیفه " ابو حنیفہ کے علم کے پاس، (۹)

☆...... حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمہ نے بھی ایک خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو اپنی گود میں شفقت سے اٹھا رکھا ہے، پوچھنے پر ارشاد فرمایا " یہ تیرا امام اور تیرے اپنے دیار کا رہنے والا ابو حنیفہ ہے " (۱۰)

☆...... خود حضرت امام رضی اللہ عنہ، متعدد مرتبہ زیارت مصطفٰے سے مشرف ہوئے اور ہدایات حاصل کیں، ایک مرتبہ خواب میں حضور پر نور ﷺ نے فرمایا!

" ابو حنیفہ تیری زندگی، احیائے سنت کیلئے ہے، گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دے " (۱۱)

☆...... ایک مرتبہ خواب میں سرکار ابد قرار ﷺ کی بارگاہ میں حضرت نوفل بن حیان رضی اللہ عنہ، کو دیکھا، حضور انور ﷺ کی خدمت میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام، حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر سترہ افراد مبارک کو مشاہدہ کیا، جب آنکھ کھلی تو انگلیوں پر سترہ تک کی

۸ـ مناقب الموفق باب ۲۲ ص ۵۶ مطبوعہ لاہور۔ ۹ـ کشف المحجوب مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

۱۰ـ ایضاً ص ۱۷۰ ۱۱ـ ایضاً ص ۱۶۸

گنتی کر چکے تھے" (۱۲)

حضرت امام رضی اللہ عنہ کو سرکار مدینہ ﷺ سے جو والہانہ عشق تھا اس کی

مثال مشکل ہے، آپ کا اظہار محبت دیکھئے، فرماتے ہیں۔

"ما جاء رسول الله ﷺ فعلى الراس والعين با بى هو و امى

ہمیں جو کچھ بھی رسول اللہ سے پہنچتا ہے وہ ہمارے سر پر اور آنکھوں پر، ان پر میرے ماں

باپ قربان ہوں" (۱۳)

آپ کے قلب وجگر میں محبت رسول کی غیرت وحمیت کا چراغ روشن تھا۔ آپ

نے حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنے کو بھی کفر

قرار دیا ہے، کیونکہ یہ نص شرعی کے خلاف دلائل مانگنا ہے۔ (۱۴)

عشق رسول کا اہم ترین تقاضا اتباع رسول ہے۔

المحب لمن يحب مطيع

حضرت امام رضی اللہ عنہ اتباع رسول کے میدان میں بہت راسخ قدم ہیں، حضرت مجدد

الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے،

"عجب معامله است امام ابو حنیفه در تقلید سنت از هم

پیش قدم است و احادیث مرسل رادررنگ احادیث مسند

شایان متابعت می داند و برراۓ خود مقدم می دارد و چنین قول

صحابی را به واسطهٔ شرف صحبت خیر البشر علیه و علیهم

۱۲۔ ایضاً ص ۱۷۰

۱۳۔ المیزان از امام عبدالوہاب شعرانی ص ۶۵ بحوالہ سوانح ابوحنیفہ ص ۲۴۸ مطبوعہ شرقپور

۱۴۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ لاہور

الصلوٰۃ و التسلمات بررائے خود مقدم دارد و دیگراں را نہ چنین اند، (۱۵)

حضرت امام رضی اللہ عنہ، نے اس دور مصائب میں اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ میں کمال تضرع سے استغاثہ پیش کیا، جو آپ کا بارگاہ رسالت کے ساتھ حسین تعلق وتوسل کا آئینہ دار ہے، آپ عرض گزار ہیں۔

یا مالکی کن شافعی فی فاقتی

انی فقیر فی الوریٰ لغناک

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ

جدلی بجودک وارضی برضاک

انا طالع بالجود منک ولم یکن

لابی حنیفۃ فی الانام سواک

''اے میرے مالک! آپ میرے حاجت روا اور شفیع ہیں، میں تمام مخلوق میں آپ کے دستر خوان نعمت کا فقیر ہوں، اے ثقلین کے سردار، اے مخلوق کے کنز رحمت، مجھ پر کرم فرمائیں اور اپنی رضا کی سند عطا کریں میں ہمہ وقت آپ کی بخشش کا طلبگار ہوں، آپکے سوا ابو حنیفہ کا کوئی سہارا نہیں''

حضرت امام رضی اللہ عنہ، کا تمام قصیدہ عشق و عرفان سے لبریز، جو ایک طرف تو ان کے بعض ان ''مقلدین'' کیلئے پیغام اصلاح ہے جو سرور کائنات و موجودات ﷺ کی جناب رسالت مآب میں استغاثے کو کفر وشرک سے تعبیر کرتے ہیں اور دوسری طرف ان ''مانعین'' کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو ان کو بارگاہ رسول اور آل رسول سے بیگانہ تصور کرتے

۱۵۔ مکتوب ۵۵ دفتر ۲ مطبوعہ امرتسر۔

ہیں، آپ کی تعلیمات مبارکہ گواہی دے رہی ہیں کہ آپ حضور پرنور ﷺ کے ہر تعلق
نسبت کا بہت لحاظ رکھتے تھے، صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا جو دفاع آپ نے فرمایا
اس کی تاریخ علم میں نظیر نہیں ملتی یہ اسی تعلق و نسبت کا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ
مغفرت و رحمت سے نوازا، اللہ اور اسکے رسول سے وفا کرنے کا صدقہ ہے کہ آپ
حالت سجدہ میں وصال فرمایا، والی کوفہ آپ کو دُرے مارتا تھا۔ حضور پرنور ﷺ ا
کی خواب میں آئے اور فرمایا۔ تجھے خوف خدا نہیں، میرے امتی کو بلا وجہ مارتا ہے، (۸
آپ دنیا سے نہایت شان و عظمت کے ساتھ گئے، پچاس ہزار مسلمانوں نے نماز جنا
پڑھی، (۱۹) بیس دن تک لوگ مزار پر انوار پر جنازہ پڑھتے رہے۔ (۲۰)
امام شافعی علیہ الرحمہ جیسے لوگوں نے آپ کے مزار اقدس سے فیض حاصل کیا ہے۔ "حسین
جعفی کا بیان ہے کہ عباد تمار نے ہم سے کہا کہ میں نے خواب میں ابو حنیفہ کو دیکھا، میں نے
ان سے پوچھا کیا پیش آیا، انہوں نے کہا، اللہ کی وسیع رحمت پیش آئی، (۲۱)

انہیں جانا، انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد! میں دنیا سے مسلمان گیا

۱۶۔ قصیدہ نعمان مع الخیرات الحسان ص ۱۹۹ مطبوعہ فیصل آباد
۱۷۔ مناقب کردری جلد ۲ ص ۳۸۷ مطبوعہ لاہور۔
۱۸۔ ایضاً ص ۳۹۳ ۱۹۔ ایضاً ص ۳۸۹
۲۰۔ ایضاً ص ۳۸۹ ۲۱۔ مناقب الامام ابی حنیفہ از ذہبی شافعی ص ۳۳

سیدہ عائشہ صدیقہ کا دفاع

اہل بیت اطہار کی محبت سرمایہ نجات اور ذریعہ حیات ہے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ال نبی ذریعتی و هم الیه وسیلتی

ارجو ابهم اعطیٰ غداً بیدی الیمین صحیفتی

یعنی ال نبی میرا ذریعہ ہے، اور وہی وسیلہ ہے، مجھے واثق امید ہے کہ ان کے طفیل مجھے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (۱)

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم حضرات نے فرمایا کہ آل نبی کی قدر و منزلت کی پہچان نبی اکرم ﷺ کی معرفت اور عزت کی وجہ سے ہے، اب جس نے اس نسبت کی جو ان حضرات کو ذات نبوی سے حاصل ہے پہچان لیا، بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس نے ان حقوق و فرائض کو معلوم کر لیا کہ اس نسبت کی وجہ سے اس پر ان نفوس قدسیہ کے کیا کیا حقوق لازم اور واجب ہیں اور احترام نبوی کی وجہ سے ان کا کس قدر احترام کرنا ضروری ہے'' (۲)

ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضور ﷺ کی ازواج مطہرات اولاد علی المرتضیٰ، حضرت جعفر و عقیل اور حضرت عباس کی اولاد سب حضور ﷺ کے قرابت دار ہیں اور زمرہ اہل بیت میں شامل ہیں۔ ان سب کا احترام دراصل حضور اقدس ﷺ کا احترام

۱۔ الصواعق المحرقہ از احمد بن حجر مکی ص ۱۸۰ مطبوعہ مصر

۲۔ کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ جلد ۲ ص ۹۳ مطبوعہ لاہور

ہے۔اور حقوق نبوت میں شامل ہے، اس حقیقت سے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پوری طرح آشنا تھے، انہوں نے اپنے دور کے معترضین کے مطاعن واعتراضات کو رد کر کے پاکبازان اہل بیت کی جلالت شان کا مکمل دفاع فرمایا، آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات پر ہونے والے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں، امام حافظ الدین کردری متوفی ۸۲۷ھ نے واقعہ لکھا ہے۔

''بعض لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض کرتے تھے کہ انہوں نے جنگ صفین میں محرم کے بغیر کیوں سفر کیا، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسے معترضین اور مخالفین سے پوچھا، کیا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین نہیں تھیں کیا ماں ساری امت کی محرم نہیں، قرآن تو انہیں ''ازواجہ امہا تھم کہتا ہے'' پھر یہ فرمایا ''وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحو ازواجہ من بعدہ ابداً'' تم کسی صورت میں بھی ازواج رسول سے شادی نہیں کر سکتے، قرآن کی اس آیت کی رو سے ہر مسلمان سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا محرم ہے (۳)

اس روایت پر ذرا غور کیجئے کہ حضرت امام رضی اللہ عنہ کس طرح اہل بیت اطہار کی عزت وحرمت کے پاسبان تھے، اور بات بات پر طعن واعتراض کے پتھر برسانے والے لوگ رسول اور آل رسول کی ارادت کا دم بھرنے کے باوجود کیسے رسول کے رشتوں اور نسبتوں کا مذاق اڑاتے ہیں، یہ محبت نہیں، عداوت ہے۔ مودت نہیں، بغاوت ہے۔

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

۳۔ مناقب کردری جلد ا ص ۳۲۴ مطبوعہ لاہور

حضرت عبداللہ بن عباس سے عقیدت

حضرت سیدنا امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، صحابہ کرام میں عظیم شان کے مالک ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عم زاد ہیں، بارگاہ نبوت سے کتاب و حکمت کی تعلیم حاصل کی، بارگاہ امامت سے علوم و معارف کے خزانے سمیٹے، آپ کے علم و فکر پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کو بہت اعتماد تھا کہ خوارج کے مقابلے میں انہیں، ''مناظر اسلام'' بنا کر بھیجا، آپ نے اپنے تعمق فکر سے خوارج کو خوب ذلیل کیا۔ قرآن پاک کی پہلی باقاعدہ تفسیر ان سے مشہور ہے۔ جسے ''تفسیر ابن عباس'' کہا جاتا ہے۔ آپ نے بڑے فخر سے خود کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کا تلمیذ رشید قرار دیا ہے، فرماتے ہیں۔ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے علم سکھایا، ان کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا، پس نبی کا علم اللہ کی طرف سے، علی کا علم نبی کی طرف سے، اور میرا علم علی کی طرف سے تھا، (۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب تھا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بارگاہ خلافت میں حاضر تھے، ان دونوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے کمالات و مناقب بیان کئے اور ان کے حسن اسلام اور اوجِ ایمان کا ذکر فرمایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم دونوں گواہی دیتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے خود بھی پرزور طریقے سے گواہی دی، اور حضرت ابن عباس

۱۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ جلد ۱ ص ۵۰۷ مطبوعہ تہران (ایران)

رضی اللہ عنہ سے فرمایا، تم بھی گواہی دو۔ (۲)

حضرت ابن عباس چونکہ صحابی رسول اور فرد اہل بیت تھے اس لئے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی شان و عظمت میں بھی احترام و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ علامہ خطیب بغدادی نے لکھا ہے "ایک دن امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، خلیفہ منصور کے ہاں گئے، اس وقت عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے، انہوں نے منصور سے کہا، یہ شخص اس عہد کا عالم یکتا ہے۔ منصور نے پوچھا، آپ نے کہاں سے علم سیکھا ہے، آپ نے فرمایا میں نے اصحاب عمر کے ذریعے حضرت عمر کا علم، اصحاب علی کے ذریعے حضرت علی کا علم اور اصحاب ابن عباس سے حضرت ابن عباس کا علم حاصل کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے دور میں روئے زمین پر سب سے زیادہ عالم تھے، منصور نے کہا، آپ نے تو اپنے آپ کو بہت معتبر بنالیا ہے"، (۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے نور فراست سے آپ کے ظہور پاک کی گواہی اور بشارت بھی دی ہے، امام موفق بن احمد مکی متوفی ۵۶۸ھ نے لکھا ہے۔ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہماری رائے یہی ہے کہ جو شخص صاحب الرائے ہو کر فتویٰ دے گا اس کی مضبوط حیثیت ہوگی، جب تک اسلام باقی ہے اس کی رائے پر احکامات جاری ہوتے رہیں گے۔ اس مقام پر ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی۔ اور وہ اہل کوفہ سے ہوگا، اور اس کی شخصیت اسلام اور فقہ میں ایک مضبوط قلعہ کی ہوگی، اور اس کی کوششوں سے اسلام میں زندگی آئے گی وہ حنفی دین اور رائے حسن پر قائم ہوگا۔ (۴)

۲۔ شرح نہج البلاغہ لابن حدید جلد ۳ ص ۱۴۶ مطبوعہ بیروت

۳۔ تاریخ بغداد، جلد ۱۳/ ۳۳۴ ۔ ۴۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۵۴ مطبوعہ لاہور

حضرت علی المرتضیٰ سے عقیدت

حدیث رسول کی رو سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سے عقیدت ومحبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض وعناد رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔آپ کے بارے میں دو گروہ گمراہ ہوگئے، یہ بھی حدیث پاک میں ہے۔

''اے علی تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔جن سے یہودیوں نے بغض رکھا کہ ان کی والدہ کو تہمت لگائی اور عیسائیوں نے ان سے اتنی محبت کی' ان کو ان کے مئوقف سے بڑھا دیا'' (۱)

یہودیوں کے طریقے پر خارجیوں نے عمل کیا اور آپ پر فتویٰ کفر صادر کر دیا جبکہ عیسائیوں کے طریقے پر رافضیوں نے قدم رکھا اور آپ کو اِلٰہ، معصوم، خلیفہ بلا فصل اور نجانے کیا کیا کہنے لگے، ایک طرف تفریط ہے اور دوسری طرف افراط ہے۔آپ کے بارے میں صحیح عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے، یہ خوش نصیب لوگ آپ کو آپ کی صحیح شان کے مطابق مانتے ہیں، حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، انہی خوش نصیب لوگوں کے سرخیل ہیں۔حضرت امام کے خاندان کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کے ساتھ گہرے تعلقات تھے، چند مناظر کا مشاہدہ کیجئے

دعا بھی دی، بشارت بھی سنائی: ایک شیعہ مصنف استاذ اسد حیدر نے لکھا ہے

---

(۱) تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی ص ۱۷۶ مطبوعہ کراچی

''بیان کیا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دادا جان حضرت زوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نوروز کے دن فالودہ بطور ہدیہ پیش کیا، ان دنوں حضرت ابو حنیفہ کے والد ثابت کی عمر چھوٹی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کیلئے برکت کی دعا فرمائی'' (۲)

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت اسماعیل بن حماد علیہ الرحمہ بھی بیان کرتے ہیں ''میں اسماعیل بن حماد بن نعمان (ابو حنیفہ) بن ثابت بن نعمان ایرانی نسل ہوں، ہم شروع سے آزاد رہے، خدا کی قسم ہم پر غلامی نہیں آئی، میرے دادا (ابو حنیفہ) ۸۰ھ میں پیدا ہوئے، ان کے والد حضرت ثابت کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کیلئے اور ان کی اولاد کیلئے خیر و برکت کی دعا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دعا کو شرف قبول عطا کیا ہے۔ (۳)

حضرت امام رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ثابت علیہ الرحمہ نے از راہ عقیدت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی غلامی کا اعتراف کیا تھا تو لوگوں نے آپ کو موالی یا غلام مشہور کردیا'' (۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی غلامی نے ان کی سیرت و کردار کو چار چاند لگا دیئے چنانچہ استاذ عفیفی نے لکھا ہے کہ ہائے زمانہ ثابت جیسا شخص نہ پیش کر سکے گا، اور نہ اس کی بیوی جیسی کوئی عورت آئے گی، عفیفی نے ایک روایت بھی لکھی ہے جس میں درج ہے کہ حضرت ثابت نے دریا میں بہتا ہوا سیب کھا لیا، بعد میں از راہ تقویٰ پریشان ہو گئے، دریا

۲۔ الامام الصادق جلد ۱ ص ۲۸۲ مطبوعہ بیروت ۳۔ تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۳۲۵ مطبوعہ مدینہ منورہ

۴۔ مناقب کردری جلد ۱ ص ۱۵۲ مطبوعہ لاہور۔

کے کنارے چلتے رہے، حتیٰ کہ ایک باغ میں پہنچ گئے، باغ کے مالک سے معذرت کی مگر اس نے اپنی بیٹی کے رشتے کی شرط رکھی، اس کی بیٹی نہایت پارسا خاتون تھی جس کے ساتھ ثابت کا نکاح ہوا، اس جوڑے سے امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے۔ (۵)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کی بشارت بھی سنائی جیسا کہ امام موفق بن احمد مکی نے تحریر فرمایا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مغفل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ایسے مرد کی خبر سنانا چاہتا ہوں جو کوفہ کے اہل علم کے سردار ہوں گے، بلکہ اپنے زمانہ میں عالمِ اسلام کے تمام شہروں میں رہنے والے اہل علم کے رہنما ہونگے، وہ کوفہ شہر میں ابوحنیفہ کی کنیت سے شہرت پائیں گے، آپ علم وحلم کا خزانہ ہوں گے، اور اس زمانہ میں آپ کی وجہ سے ہزاروں لوگ تباہی و بربادی سے بچ جائیں گے، ان پر بعض لوگ حسد کی وجہ سے طعن و تشنیع کر کے اپنا ایمان خراب کریں گے۔ (۶) گویا حضرت امام کے گھر میں اہل بیت اطہار کا فیضان موجزن تھا، آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اصحاب باصفا کے سلسلہ سے بھی علم و آگہی کا نور حاصل کیا، آپ ابو مطیع بلخی سے فرماتے ہیں۔ ''میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء کے مقابلے میں اپنی رائے چھوڑ دوں گا'' (۷)

اسی میں ایک اور روایت درج ہے، آپ فرماتے ہیں

۵۔ ملخصاً الامام الصادق جلد ۱ ص ۲۸۲ ۶۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۵۲ مطبوعہ لاہور

۷۔ المیزان از عبدالوہاب شعرانی ص ۶۵ بحوالہ سوانح ابوحنیفہ ص ۲۳۸ مطبوعہ شرقپور

''ہم پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پھر حضرات ابوبکرؓ، وعمرؓ، و عثمانؓ و علیؓ کے ارشادات پر، اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو'' (۸)

خوشا مردے کہ اصل حال گفتہ

خوشا مردے کہ شرح قال کردہ

شیعہ مصنف عفیفی نے لکھا ہے۔

''امام ابوحنیفہ حضرت علی علیہ السلام کے اقوال پر عمل کرتے تھے، بلکہ ان کو اپنے قول پر ترجیح دیتے تھے، کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ان کے سامنے تھا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' (۹)

حضرت علی حق پر تھے:

مشاجرات صحابہ میں حضرت امام رضی اللہ عنہ، کا موقف یہ ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، حق پر تھے، آپ کا فرمان ہے ''جنگ جمل میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، عدل پر قائم تھے کیونکہ آپ باغیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے معاملہ کو سب سے بہتر جانتے تھے، آپ نے ایک دن فرمایا کہ شامی ہمیں صرف اس لئے برا جانتے ہیں۔ کہ ہم حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہونے والی جنگ میں ہوتے تو حضرت علیؓ کے حمایتی ہوتے اور یہ ''اہل حدیث'' خارجی اس لئے ہم سے ناراض ہیں کہ ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب واحترام کرتے ہیں، نیز ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ثابت کرتے ہیں اور وہ اس کے قائل نہیں'' (۱۰)

۸۔ ایضاً ص ۶۵

۹۔ الامام الصادق جلد ۱ ص ۳۴۲ مطبوعہ بیروت

۱۰۔ ایضاً جلد ۱/ ۳۱۶

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے موضوع پر مکالمہ

حضرت امام رضی اللہ عنہ نے اسلام کے عقائد و نظریات کا بڑی ذہانت سے تحفظ فرمایا، اس سلسلہ میں ایک شخص معروف بہ "شیطان طاق" سے ہونے والا مکالمہ قابل مطالعہ ہے۔ امام موفق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "رافضی طاق" نے پوچھا، اے ابو حنیفہ! تمام لوگوں میں سخت ترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارے عقیدہ میں حضرت علی اور تمہارے عقیدہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رافضی نے کہا یہ تو آپ نے الٹی بات کہہ دی، آپ نے فرمایا سچی بات کہی ہے، میں حضرت علی کو اس لیے سخت کہتا ہوں کہ انہوں نے حضرت ابو بکر کے اعلان خلافت کے بعد انہیں حقدار خلافت تسلیم کرلیا اور ان کی بیعت کر لی۔ تم شیعہ کہتے ہو کہ حضرت علی حق پر تھے، اور ساتھ ہی کہتے ہو کہ حضرت ابو بکر نے ان کا حق چھین لیا، لیکن حضرت علی میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنا حق لیتے، اس طرح (تمہارے نزدیک) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخت تھے جو حضرت علیؓ پر غالب رہے، رافضی آپ کا جواب سن کر ہکا بکا رہ گیا اور مسجد سے کھسک گیا" (۱۱)

حضرت امام موفق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے

"امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو تمام صحابہ کرام سے افضل سمجھتے تھے، حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے محبت کرتے تھے، تقدیر الٰہی پر ایمان رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی قسم کی سست گفتگو نہیں سنتے تھے۔ موزوں پر مسح فرمایا کرتے اور اپنے زمانہ میں نہایت بڑے فقیہ، عالم اور متقی انسان تھے"۔ (۱۲)

۱۱۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۱۶۱ مطبوعہ لاہور

۱۲۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۱۱۸ مطبوعہ لاہور۔

حضرت علی کے فرمان پر عمل:

فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرنے والے پر خوب روشن ہوگا کہ حضرت امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تفقہ اور تدبر کا کیا مقام ہے، کچھ روایات پیش خدمت ہیں۔

☆......''خلف الاحمر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے معتمد علیہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں، آپ عید کے نوافل نہیں پڑھا کرتے تھے، اور نہ بعد از عید نوافل ادا کرتے تھے، میں نے ایک دن ارادہ کیا کہ پوچھوں آپ نوافل کیوں نہیں پڑھتے، پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ پر بے حد اعتماد ہے، آپ نے عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کبھی نوافل ادا نہیں کیئے تھے، لیکن آج آپ پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا، اب مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ملی ہے کہ آپ عید کی نماز کے بعد چار نوافل ادا کیا کرتے تھے'' (۱۳)

☆......اموی دور خلافت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کا نام نامی لینا بھی علماء کیلئے بہت بڑا مسئلہ تھا، امام وعالم حضرات ان کا ذکر اس طرح کرتے کہ ''شیخ نے فرمایا ہے، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ''ابو زینب'' کے لقب سے ذکر کرتے تھے، اس قدر خطرناک دور میں خلیفہ وقت کے دربار میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے اقوال کے بارے میں بات چھڑ گئی، مسئلہ یہ تھا کہ ''ایک آدمی نے عدت کے اندر ایک عورت سے نکاح کرلیا اس کا کیا حکم ہے'' آپ نے فرمایا میرے نزدیک حضرت عمرؓ ہی افضل ہیں لیکن اس مسئلہ میں مجھے حضرت علیؓ، کا قول زیادہ وزنی اور موزوں نظر آتا ہے، اس لئے میں اس پر عمل پیرا ہوں'' بنوامیہ کے دربار میں اس جرات وشجاعت سے حضرت علیؓ کا ذکر کرنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ (۱۴)

۱۳۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۱۰۴ مطبوعہ لاہور

۱۴۔ تفصیل کیلئے دیکھئے مناقب کردری جلد ۱ ص ۳۱۵ مطبوعہ لاہور

☆..... حضرت امام رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور، موذن لوگ اقامت کے وقت بعض اوقات کھنکارتے ہیں، اس پر آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دراصل اقامت کیلئے کھڑے ہو رہے ہوتے ہیں، اس کی اصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہے، (۱۵)

☆..... وکیع نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ابوحنیفہ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا چار ہزار اور اس سے کچھ کم نفقہ ہے، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے میں چالیس سال سے چار ہزار درہم سے زائد کا مالک نہیں ہوا ہوں اگر محتاجی کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھتا۔ (۱۶)

حضرت علی کا دفاع:

ابوالولید طیالسی نے روایت کی ہے "مشہور خارجی ضحاک شاری کوفہ میں داخل ہوا، اس نے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ توبہ کرو، آپ نے فرمایا کس چیز سے توبہ کروں، اس نے کہا کہ "حکمین" کے تجویز کرنے سے، ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو کہ مناظرہ کرو گے، اس نے کہا مناظرہ کروں گا، آپ نے کہا کہ اگر کسی بات پر ہم اور تم میں اختلاف ہو جائے تو فیصلہ کون کرے گا، ضحاک کہنے لگا تم جس کو چاہو مقرر کر لو، ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، نے ضحاک کے رفقاء میں سے ایک کو کہا کہ تم یہاں بیٹھو اور جس بات میں ہم دونوں میں اختلاف ہو تم فیصلہ کرنا، پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو، اس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا، تو آپ نے فرمایا "قد جوزت التحکیم"، تم نے تحکیم تسلیم کر لیا، وہ لاجواب ہو کر چلا گیا، (۱۷)

۱۵۔ ایضاً ص ۳۳۳ ۔ ۱۶۔ الخیرات الحسان ص ۳۸

۱۷۔ عقود الجمان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان ص ۲۶۴

اس روایت میں آپ نے خارجیوں کے امام کو اس طرح لاجواب کیا ہے، کہ خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو اپنے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے ''حکم'' مقرر کئے تھے، اسکو کفر و بدعت خیال کرتے تھے، اور قرآن کی آیت بطور دلیل پیش کرتے تھے ''ان الحکم الا اللہ''، حکم تو صرف اللہ کیلئے ہے۔ آج کے خارجی بھی قرآن سے اس قسم کا استدلال پیش کر کے ساری امت کو مشرک بنا رہے ہیں، حضرت امام رضی اللہ عنہ نے گویا، اسے بتایا کہ اگر میرے اور تمہارے درمیان فیصلے کیلئے حکم مقرر ہو سکتا ہے اور اسے تم نے بھی تسلیم کیا ہے تو ان بزرگوں کے درمیان کوئی بزرگ کیوں فیصلہ نہیں کر سکتا؟ آپ نے کتنے عقلی طریقے سے خارجیت کے غبارے سے ہوا نکالی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آنے والے مطاعن کا رد کیا۔

☆☆☆☆
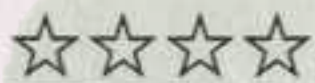
حضرت امام باقر سے عقیدت

حضرت امام ابو جعفر سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ، حضرت امام سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں، علم و فضل میں یکتائے روزگار اور فکر و آگہی کا روشن مینار ہیں، حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بارگاہ علم و ادب سے حظ وافر حاصل کیا، سید نجم الحسن کراروی صاحب نے بھی لکھا ہے "شیعہ سنی دونوں نے مانا ہے، امام ابو حنیفہ کی معلومات کا بڑا ذخیرہ حضرت کا فیض صحبت تھا، امام صاحب نے ان کے فرزند رشید حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی فیض صحبت سے بھی بہت فائدہ اٹھایا، جس کا ذکر عموماً تاریخوں میں پایا جاتا ہے"(۱)

حضرت امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے بھی حضرت امام علیہ الرحمہ کے اساتذہ میں سر فہرست حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا ہے۔(۲)

یہ حقیقت اور بھی علماء کرام نے بیان کی ہے۔

حضرت امام رضی اللہ عنہ نے سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ، سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ایک روایت دیکھیے۔

"ابو جعفر محمد بن علی نے ابو حنیفہ سے بیان کیا کہ حضرت علی، حضرت عمر کے جنازہ کے پاس گئے، حضرت عمر پر چادر پڑی ہوئی تھی۔آپ نے کہا، کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ میں اس کا نامہ اعمال لے کر اللہ کے پاس جاؤں، بجز اس چادر پوش کے" رضی اللہ عنہما (۳)

۱۔ چودہ ستارے ص۲۳۹ (سیرۃ النعمان واعلام الموقنین جلد۱ ۹۳) مطبوعہ لاہور

۲۔ کتاب الانتقاء ص۱۲۲ بحوالہ سوانح ابو حنیفہ ص۱۹۵

۳۔ ایضاً ص۱۲۲ بحوالہ سوانح ابو حنیفہ ص۱۹۵ مطبوعہ شرقپور

سید نجم الحسن کراروی صاحب نے حضرت امام باقر اور حضرت امام ابو حنیفہ کے بارے میں ایک روایت علامہ شبراوی شافعی کے حوالے سے لکھی ہے۔جس میں حضرت امام باقر فرماتے ہیں۔

"میں نے سنا ہے کہ تم قیاس کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہو کیا یہ سچ ہے،انہوں نے کہا بے شک میں قیاس کرتا ہوں اور اس کی وجہ حدیث و اخبار ہیں" (۴)
اس کے بعد آپ نے امام ابو حنیفہ سے سوالات کئے جس میں وہ ناکام ہو گئے۔پھر آپ نے ان سے قیاس نہ کرنے کا وعدہ لیا۔ایک روایت یہ ہے۔اور ایک وہ روایت ہے۔جو حضرت امام یوسف ابن عبدالبر مالکی قرطبی نے لکھی ہے،دیکھئے دونوں نتائج میں کتنا فرق ہے۔حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، کی خدمت میں پہنچے،ان سے کچھ سوالات کئے جوابات سن کر تشریف لے گئے،حضرت باقر رضی اللہ عنہ، نے فرمایا" ما احسن هدیهٗ و سمته وما اکثر فقهه" کیا ہی اچھا ہے ان کا طریقہ اور روش اور کیا ہی زیادہ ہے ان کی فقہ" (۵)

حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ نے بھی ایک روایت درج کی ہے ذرا ملاحظہ کیجئے"ایک دفعہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حج پر گئے،آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ملے اور کہا تم وہی ابو حنیفہ ہو جس نے ہمارے دادا کے مذہب کو قیاس میں بدل دیا ہے،آپ نے عرض کی معاذ اللہ، میں کون ہوتا ہوں ایسی جرات کرنے والا، امام باقر رضی اللہ عنہ، نے فرمایا تحقیق سے ثابت کرو کہ تم واقعی قیاس سے احادیث کو نہیں بدلتے ،حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی

۴۔ چودہ ستارے ص ۲۳۹

۵۔ کتاب الانتقاء ص ۱۲۴ بحوالہ سوانح ابو حنیفہ ص ۱۹۵ مطبوعہ شرقپور

حضور! آپ اپنی مجلس میں اپنی شان بان کے ساتھ تشریف رکھیں، میں حاضر ہو کر، دو زانو بیٹھ کر وضاحت کرتا ہوں، میری نگاہ میں آپ نائب رسول ہیں، اور میں آپ کی مجلس میں ویسے ہی حاضری دینا چاہتا ہوں جیسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک غلام حاضر ہوتا ہے۔ سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ اپنی پوری شان سے مسند پر تشریف فرما ہوئے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ دو زانو ہو کر سامنے بیٹھے اور عرض کی، حضور میں تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے ارشاد فرمائیں، مرد کمزور ہے یا عورت، حضرت امام باقر نے فرمایا عورت ، آپ نے عرض کی پھر وراثت میں عورت کا کتنا حصہ ہے؟ فرمایا عورت کو ایک حصہ اور مرد کو دو حصہ ملیں گے، آپ نے عرض حضور آپ کے دادا جناب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی حدیث کی روشنی میں یہی فیصلہ ہے، اگر میں اس وراثت کا فیصلہ قیاسی یا عقلی کرتا تو کمزور کو دو حصے دیتا اور مضبوط کو ایک حصہ، مگر میں تو حدیثِ رسول کا پابند ہوں، پھر عرض کی حضور! یہ بتائیے کہ نماز افضل ہے یا روزہ؟ فرمایا، نماز، آپ نے عرض کی، اگر میں قیاس سے فیصلہ کرتا تو جو عورت حیض سے پاک ہوتی ہے اسے حکم دیتا کہ وہ قضا شدہ نمازیں لوٹائے اور اسے روزے معاف کرا دیتا، پھر آپ نے عرض کی حضور! یہ بتائیے کہ پیشاب زیادہ پلید ہے یا منی؟ فرمایا، پیشاب زیادہ پلید ہے۔ آپ نے عرض کی اگر میں قیاس کرتا تو پیشاب کرنے والے کو غسل کرنے کا حکم دیتا ہے اور محتلم یا جنبی کو صرف وضو کرنے کو کہتا۔ یہ باتیں سن کر حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، اٹھے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور نہایت لطف و کرم سے پیش آئے (۶)

سید نجم الحسن کراروی صاحب کی روایت اور ہماری بیان کردہ روایات میں بالکل ہی تضاد ہے، اب اہل نظر ہی فیصلہ کریں کہ جو روایت بزرگوں کے تعصب و عناد کو

۶۔ مناقب الموفق جلد ۱ص ۱۲۶ مطبوعہ لاہور

فروغ دینے کیلئے گھڑی گئی ہو، وہ قبول کرنی چاہئے یا وہ روایات قبول کرنی چاہیں جن کا ایک ایک لفظ ان کی عزت ووقار کے مطابق ہو، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم وفکر کی وجہ سے بعض معاصر بہت زیادہ حسد کرتے تھے، انہوں نے آپ کے بارے میں یہی افواہیں اڑا رکھی تھیں کہ آپ حدیث کے مقابلے میں قیاس کو ترجیح دیتے ہیں ۔انہی افواہوں کو آجکل کے حاسدین بھی سینے سے لگا کر بیٹھے ہیں۔ حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ نے افواہوں پر یقین کرنے کے بجائے آپ سے بالمشافہ گفتگو کی اور آپ کی علمی حیثیت کو محبت وشفقت کی نگاہ سے دیکھا۔ حاسدین محروم رہے اور آج بھی محروم رہیں گے۔ اسی طرح امام موفق علیہ الرحمہ نے ایک اور روایت لکھی ہے۔ ہم اس کی تلخیص نقل کرتے ہیں۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوحنیفہ ہم سے کچھ پوچھیئے، آپ نے عرض کی، حضور! ''ثم لتسئلن یو مئذٍ عن النعیم '' میں النعیم سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا، تم ہی بیان کرو، عرض کی نعیم سے مراد ہنسے والی چیزیں ہیں صحت، بدن، جسمانی قوت کے متعلق دریافت کیا جائے گا، انہوں نے فرمایا، اگر یہ سوال ہوگا تو بات بہت طویل ہو جائے گی، النعیم سے مراد ہم اہل بیت ہیں جن سے متعلق ہر ایک سے سوال کیا جائے گا، ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو گمراہی سے بچایا اور اندھوں کو روشنی عطا فرمائی، آپ نے عرض کی، حضور! یہی حکمت محکمہ ہے اور یہی قول مقبول ہے، پھر آپ نے ہدہد کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا ہدہد پانی کو زمین کے اندر دیکھ لیتا ہے، آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی ذات پر قربان کرے، وہ زمین میں پانی تو دیکھ لیتا ہے مگر سطح زمین پر بچھا ہوا جال اسے نظر نہیں آتا انہوں نے فرمایا، اے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ! جب تقدیر اپنا کام کرتی ہے تو آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ اب تم پر سلام ہو، وقت کافی ہو گیا ہے، اب تمہیں اجازت ہے، حضرت امام ابوحنیفہ اپنے

شاگردوں کو لے کر چلے آئے تو حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے حاضرین مجلس کو فرمایا ،ابوحنیفہ کے پاس ظاہری علوم کے خزانے ہیں اور ہمارے پاس باطنی اور روحانی علوم کے ذخائر ہیں'' (۷)

یہ روایت بتا رہی ہے کہ آپ کو حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ، کے ساتھ بہت عقیدت و محبت تھی، آپ ان سے استفادہ کرتے اور وہ بھی آپ کے علوم و افکار کی قدر کرتے تھے، واقعی فضل والے ہی فضل والوں کو پہچانتے ہیں،

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرت امام جعفر صادق سے عقیدت:

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ظاہری و باطنی کمالات کا مجموعہ تھے، حضرت خواجہ سید علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''اسی جماعت میں شامل ہیں یوسف سنت، جمال طریقت، غواصِ معرفت اور زینت تصوف ابو محمد جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین، بلند حال اور نیک سیرت تھے، ان کا ظاہر آراستہ تھا اور باطن مرصع، جملہ علوم میں انہوں نے حسین اشارات چھوڑے ہیں مشائخ کرام میں دقیق کلام اور وقوف معانی کیلئے مشہور ہیں'' (۱)

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، نے آں امام الطریقہ رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا، مولانا ڈاکٹر محمد عبدالستار حنفی لکھتے ہیں

۷۔ مناقب الموفق جلد ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ لاہور ۱۔ کشف المحجوب ص ۱۵۰ مطبوعہ لاہور

”یہاں ایک بات کے انکشاف کو جی چاہتا ہے، جس کی خبر میرے استاذ حضرت ابوالوفا، (افغانی متوفی ۱۳۹۵) علیہ الرحمہ نے دی ہے، حضرت مولانا نے فرمایا، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ طریقت میں جعفر صادق کے مجاز اور خلیفہ ہیں اور پھر حضرت داؤد طائی حضرت امام ابوحنیفہ کے مجاز اور خلیفہ ہیں، جیسے کہ حضرت حبیب عجمی کے مجاز اور خلیفہ ہیں، حضرت داود طائی نے حضرت ابوحنیفہ سے فقہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد زہد کو اختیار فرمایا چنانچہ کوفہ میں آپ کا لقب ”الفقیہ الزاہد“ تھا، امام ابوحنیفہ نے مراحل سلوک وطریقت حضرت جعفر صادق سے دوسال میں طے کئے ہیں، پھر آپ نے فرمایا ہے ”لو لا السنتان لهلک النعمان“ اگر یہ دوسال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا (۲) گویا۔

مری حیات کا گر تجھ سے انتساب نہیں
تو پھر حیات سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں

شیعہ مصنف علامہ اسد حیدر نے بھی اعتراف کیا ہے۔

☆...... ”ایک عرصے تک امام اعظم ابوحنیفہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حلقہ تدریس میں حاضر ہوتے رہے، اور ان سے ظاہری وباطنی معارف حاصل کرتے رہے۔ (۳)

☆...... اگر دوسال نہ ہوتے تو ابوحنیفہ ہلاک ہوجاتا، آلوسی نے کہا ہے کہ اہل سنت میں سے یہ ابوحنیفہ فخریہ کہا کرتے تھے، انہوں نے دوسال حصول علم کیلئے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی مجلس علم میں گزارے“ (۴)

سید نجم الحسن کراروی صاحب نے لکھا ہے۔

۲۔ مقدمہ سوانح ابوحنیفہ ص ۴۱ مطبوعہ شرقپور ۳۔ الامام الصادق جلد ۱ ص ۵۷ مطبوعہ بیروت

۴۔ الامام الصادق جلد ۱/۵۸ مطبوعہ بیروت۔

"تواریخ میں موجود ہے کہ آپ (امام جعفر صادق) ہی کے فیض صحبت سے جناب نعمان بن ثابت نے علمی مدارج حاصل کیے۔(۵)

شبہات کا ازالہ:

یہاں ہم کراروی صاحب کی تحقیق کے کچھ "نادر نمونے" آپ کو دکھانا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ دیکھئے تعصب وعناد کیا کیا گل کھلاتا ہے، وہ لکھتے ہیں

"آپ کی کنیت ابوحنیفہ تھی، آپ عجمی النسل تھے، آپ کو ہارون رشید عباسی کے عہد میں کافی عروج حاصل ہوا، (تاریخ صغیر بخاری ص ۱۷۴، سیرۃ النعمان ص ۱۷) آپ کو ہشام بن عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں "امام اعظم" کا خطاب ملا جب کہ انہوں نے ۱۲۳ھ میں جناب زید شہید کی بیعت کی تھی، پھر حکومت کی مخالفت کر کے موافقت کی تھی، کتاب مصفٰے شرح موطا میں ہے کہ اکابر محدثین مثل احمد بخاری، امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداود، ابن ماجہ نے آپ کی روایات پر بھروسا نہیں کیا، آپ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ (تاریخ صغیر ص ۱۷۴) اس تاریخ صغیر میں بروایت نعیم بن حماد مروی ہے کہ سفیان ثوری کی خدمت میں حاضر تھا کہ ناگہاں ابوحنیفہ صاحب کی خبر وفات سنی گئی، تو سفیان نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ یہ شخص اسلام کو توڑ پھوڑ کر چکنا چور کرتا تھا، "ما ولد فی الاسلام اشام منه" اسلام میں اس سے زیادہ شوم کوئی پیدا نہیں ہوا" میں کہتا ہوں کہ بڑا تعجب ہے کہ سفیان نے عوام کی اتنی عظیم شخصیت کے متعلق ایسے الفاظ کیوں استعمال کیے (مولف)" (۶)

ہم نے کراروی صاحب کی پوری عبارت نقل کر دی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز تحریر اختیار کرتے ہوئے حضرت امام رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کی ہے، ہم حیران ہیں

۵۔ چودہ ستارے ص ۲۵۸ مطبوعہ لاہور ۶۔ چودہ ستارے ص ۳۵۸ مطبوعہ لاہور

کہ انہوں نے مختلف روایتوں کو ملا جلا کر ساری تاریخ ہی بدل دی ہے۔ اور مثبت روایتوں کو چھوڑ کر منفی تحریروں کا سہارا لیا ہے۔ مندرجہ ذیل اشارات پر غور کیجئے۔

☆......شیعہ حضرات اور غیر مقلدین حضرات امام کے عجمی النسل ہونے پر بھی طنز کرتے ہیں، حالانکہ اسلام میں کوئی عیب نہیں، ''ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم '' کی نص قطعی موجود ہے، شیعہ حضرات کے بڑے بڑے اساتین عجمی النسل ہوئے، بلکہ ان کو پروان ہی عجم نے چڑھایا تو کیا یہ امر باعث طعن ہے؟

☆......آپ کو ہارون الرشید عباسی کے عہد میں کافی عروج حاصل ہوا'' حقیقت یہ ہے کہ آپ کا وصال ۱۵۰ھ کو ہوا اور اس وقت ہارون الرشید عباسی کی عمر دو سال تھی، کیونکہ'' وہ ۱۴۸ھ کو بمقام رے پیدا ہوا، (۷)

ہارون ۱۷۰ھ کو تخت نشین ہوا، اس وقت حضرت امام رضی اللہ عنہ، کے وصال کو ۲۰ سال گزر چکے تھے۔

☆......یا پھر کراروی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں حضرت امام کی تعلیمات اور ذات کو ان کے وصال کے بعد ہارون الرشید کے دور میں شہرت نصیب ہوئی، اس میں حکومت وقت کا ہاتھ ہوسکتا ہے، یہ خیال بھی صریح غلط ہے، جس عظیم انسان کو ہشام بن عبد الملک کے دور میں لوگ ''امام اعظم'' کہتے ہوں، اس کی شہرت، عروج کیا بعد میں عام ہوگی؟ یہ تو وہ خود تسلیم کر چکے ہیں، حضرت امام کی زندگی میں ان کے عروج کا ڈنکا بج رہا تھا، بیت اللہ شریف آتے تو لوگوں کا جم غفیر مسائل و معارف سیکھنے کیلئے دامن گیر ہوتا۔ جب وصال فرمایا تو پچاس ہزار لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی اور باقی ہزاروں مسلمانوں بیس دن تک قبر انور پر جنازہ پڑھتے رہے، ان حقائق کو نظر انداز کر کے کراروی صاحب نجانے کونسی

۷۔ تاریخ الخلفاء، از جلال الدین سیوطی ص ۲۸۰ مطبوعہ کراچی

عاقبت سنوار رہے ہیں۔ آپ کی تعلیمات اسلام کی اس قدر آئینہ دار ہیں کہ ان کی مقبولیت کیلئے کسی شاہ وقت کی کاسہ لیسی کی ہرگز ضرورت نہیں، خوشبو خود بخود پھیل جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کی غالب ترین اکثریت نے اس خوشبو سے مشام جان کو معطر کیا ہے۔ "آپ نے حکومت کی مخالفت کر کے موافقت کرلی" یہ کراروی صاحب نے کیا پڑھ کر فیصلہ کرلیا ہے، حالانکہ آپ کی عزیمت ضرب المثل ہے۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

"یہ منصور ہی وہ شخص ہے جس نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو قاضی و جج بنانے کے سلسلے میں جیل خانہ بھیجا، جہاں آپ نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ امام اعظم نے منصور پر خروج کرنے کا فتویٰ دے دیا تھا اس لئے منصور نے آپ کو جیل خانہ میں بند کردیا اور زہر دے کر شہید کیا" (۸)

یہی بات شیعہ حضرات کی مستند کتابوں میں موجود ہے مثلاً

"امام ابوحنیفہ کا موقف حضرت امام مالک سے کہیں زیادہ مضبوط تھا، بالآخر امام مالک نے اپنا موقف منصور کے حق میں تبدیل کرلیا تھا، یہاں تک کہ وہ ظاہراً کہا کرتے تھے کہ حضرت علی کو دوسرے صحابہ پر کوئی فضیلت نہیں، وہ بھی عام لوگوں کی طرح ہیں، لیکن امام ابوحنیفہ نے آخری دم تک اپنا موقف تبدیل نہ کیا" (۹)

حضرت امام رضی اللہ عنہ نے، حکمران وقت کے خلاف اہل بیت اطہار کے فرد جلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ کی پرزور حمایت کی، ان کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کو "بدر

۸۔ تاریخ الخلفاء، ص ۲۵۹ مطبوعہ کراچی ۹۔ مقاتل الطالبین ص ۳۶۴ مطبوعہ بیروت

صغریٰ'' کا درجہ دیا۔ اس حمایت کی وجہ سے آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور زہر دے کر شہید کردیا گیا۔ (۱۰)

حضرت امام کو دنیا جہان کے لالچ دیئے گئے، عہدہ قضاۃ پیش کیا گیا، کوڑے لگائے گئے، عوام کے سامنے لاکر تضحیک کا نشانہ بنایا گیا مگر اس کوہ گراں میں کوئی جنبش نہ آسکی، آخری دم تک ڈٹے رہے، لیکن کراروی صاحب نے نجانے کہاں سے اخذ کرلیا یا کس طرح سمجھ لیا کہ حکومت کی موافقت کرلی؟

ترسم کہ یار با ما نا آشنا بماند
تا دامن قیامت ایں غم بما بماند

☆......امام بخاری علیہ الرحمہ کا نام ''احمد بخاری'' لکھا، حالانکہ ان کا نام محمد بن اسماعیل بخاری ہے۔

☆......امام بخاری اور دیگر محدثین صحاح نے تو امام جعفر صادق اور دیگر امامان اہل بیت رضی اللہ عنہم کی روایات پر بھی بھروسا نہیں کیا، جس طرح ان حضرات کو نقصان نہیں اسطرح حضرت امام ابوحنیفہ کو بھی نقصان نہیں۔ ان سب کی عظمتیں اس قسم کے بھروسے سے بہت بلند ہیں۔

☆......تاریخ صغیر کے مصنف کا نام نہیں لکھا، اگر تو یہ امام بخاری علیہ الرحمہ والی ''تاریخ صغیر'' ہے تو حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں ان کی روایات کو کسی نے نہیں سنا، جہاں تک امام سفیان ثوری کا تعلق ہے تو اس ضمن میں ہمارے پاس مستند حوالوں سے مزین روایات ہیں جن میں انہوں نے ہمارے امام کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے،

☆......امام ثوری نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ ہیں، (۱۱)

۱۰۔ الامام الصادق جلد ا ص ۳۱۹ مطبوعہ بیروت ۱۱۔ الخیرات الحسان فصل ۱۳ ص ۲۹

☆......امام ثوری نے کہا ہے کہ یہ بات ممکن نہیں کہ کوئی ان جیسا دوسرا ہو، (۱۲)

☆......امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ''امام ابوحنیفہ کی متابعت میں ثوری مجھ سے بڑھے ہوئے تھے'' (۱۳)

☆......امام ثوری نے ابنِ مبارک سے فرمایا، خدا کی قسم وہ علم بہت حاصل کرنے والے ،محارم سے روکنے والے، اور اپنے شہر والوں کی پیروی کرنے والے تھے، اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث کے سوا دوسری احادیث کا لینا جائز نہیں سمجھتے تھے، ثقات کی احادیث کی تلاش میں رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے آخری فعل کو لیتے تھے، ایک قوم نے ان کو برا جانا اور ہم نے خاموشی اختیار کی جن کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے طلبگار ہیں'' (۱۴)

یہ بیان حضرت امام ثوری علیہ الرحمہ نے وصال ابو حنیفہ کے بعد ارشاد فرمایا ہے، اگر کوئی بات وہ پہلے کر بھی چکے ہوں گے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ قول ناسخ ہی معتبر ہوتا ہے۔ لہذا کراروی صاحب کو خواہ مخواہ ٹوہ میں نہیں رہنا چاہئے، اور امام ثوری کے بہانے اپنا غبار نہیں نکالنا چاہئے، اور ان کے ایک ہی مجہول و موضوع جملے کو دیکھ کر متعجب نہیں ہونا چاہئے،

☆......کراروی صاحب نے امام ثوری کا بیان، اسلام میں اس سے زیادہ شوم کوئی پیدا نہیں ہوا'' نعیم بن حماد کے حوالے سے بیان کیا ہے، میزان الاعتدال' اسماء الرجال کی مشہور کتاب میں اس ''ذات شریف'' کے بارے میں لکھا ہے۔

''امام ابوداؤد نے فرمایا ہے کہ اس نے بیس احادیث حضور ﷺ کے ساتھ منسوب کر رکھی تھیں، لیکن ان کی کوئی اصل نہیں تھی، امام نسائی نے کہا ہے کہ وہ ضعیف ہے،

۱۲۔ ایضاً ص ۲۹ ۱۳۔ الخیرات الحسان ص ۳۰ ۱۴۔ ایضاً

امام ازدی نے کہا کہ وہ سنت کی تقویت کے عنوان پر اپنی طرف سے احادیث گھڑ لیا کرتا تھا، اس طرح امام ابوحنیفہ کے عیوب بیان کرنے کیلئے حکایات بنالیا کرتا تھا جو کہ سراسر جھوٹی ہوتی تھیں۔ (۱۵)

اب کراروی صاحب دیکھئے کتنے متعجب ہوتے ہیں، یقیناً ایسے کذاب راوی کی روایت پر حیدر کرار کے ساتھ غلامی کا دم بھرنے والا کراروی متعجب نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا، آپ خاطر جمع رکھیں ''عوام کی مشہور و عظیم شخصیت'' کے بارے میں یہ جملہ حضرت امام ثوری کا نہیں، آپ کے نعیم بن حماد کا ہے جو بے چارہ امام اعظم کے بغض وحسد میں جلا کرتا تھا، اور آسمان کی طرف تھوک کر اپنا ہی چہرہ بھر لیا کرتا تھا، حضرت مجدد الف ثانی نے کیا خوب مولانا جامی کا شعر لکھا ہے

قاصرے گر کند ایں سلسلہ را طعنِ قصور — حاشاللہ بر آرم بہ زباں ایں گلہ را

ہمہ شیران جہاں بستہ ء ایں سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

عقیدت و محبت کے نظارے:

حضرتِ ابوطالب کے ایمان وحقانیت پر شیعہ حضرات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ جو شخص بارگاہ رسالت سے فیض یاب ہو، نبوت کے ادب و احترام اور خدمت و محبت میں مقام انتہا پر فائز ہو، کیا وہ ایمان سے محروم رہ سکتا ہے، ہم بھی ان کی اسی دلیل پر قیاس کرتے ہیں کہ جو شخص ''امام معصوم'' حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنھما سے ''عملی مدارج'' طے کر چکا ہو، اور ''ظاہری و باطنی معارف'' حاصل کر چکا ہو'' وہ اسلام میں ''شوم'' رہ سکتا ہے؟ کیا صحبت رسول اور صحبت امام میں کوئی فرق

۱۵۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۸ مطبوعہ مصر از حضرت امام ذہبی

ہے؟ کم از کم شیعہ حضرات کو تو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، کی شان وعظمت کا لحاظ کر نا چاہئے، حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، نے کسی ایک مقام پر بھی امامانِ اہل بیت کے بارے میں ایسی بات نہیں کی جس سے ان ''عزاداران اہل بیت'' کی دل شکنی ہوئی ہو، آپ حضرات کے معتبر مورخ تسلیم کر چکے ہیں کہ حضرت امام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بنیادی سبب ہی اہل بیت اطہار کا تعلق ومحبت ہے، وہ جان بھی دے چکے اور آپ کو اعتبار نہیں۔

☆...... حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

''بِاَنَّہٗ مَا رَاءِ یُ اَعْلَمُ مِنْ جُعْفُرَ صَادِقٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَنَّہٗ اَعْلَمُ الْاُمَّۃِ'' میں نے حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بڑے عالم نہیں دیکھے، بے شک وہ امت میں سب سے زیادہ علم والے ہیں'' (۱۶)

آپ کا یہ فرمان کس قدر حسنِ ارادت کا ترجمان ہے۔ اور صدقِ دل کی علامت ہے۔

☆...... ''امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اکثر روایات امامِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، ان کو اہل بیت سے بہت پیار تھا، وہ امام جعفر صادق کی خدمت میں آتے جاتے رہتے تھے، مسائل پوچھا کرتے تھے، اور نہایت ادب کے ساتھ بات کرتے تھے، ان الفاظ کیساتھ ان کو مخاطب کرتے ''جُعِلْتُ فِدَاکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' اے رسول اللہ کے لخت جگر! میں آپ پر قربان جاؤں، ان سے حدیث بھی لی اور مدینہ منورہ میں قیام بھی کیا'' (۱۷)

☆...... امام ابو حنیفہ کا آل اطہار کے ساتھ اچھا سلوک اور ہر بار ان کی امداد کرنا بالکل روشن ہے۔ حضرت زید بن علی کے خروج میں حضرت امام نے ان کا ساتھ دیا، وہ اس

۱۶۔ الامام الصادق جلد ۱ ص ۲۲۴ مطبوعہ بیروت ۱۷۔ الامام الصادق جلد ۱ ص ۳۱۷ مطبوعہ بیروت

خروج کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ خروج،
حضور ﷺ کے غزوۂ بدر سے مطابقت رکھتا ہے، کسی نے پوچھا کہ آپ عملی طور پر ساتھ کیوں نہ نکلے، فرمایا لوگوں کی امانتیں میرے پاس تھیں، میں نے علی بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ میری طرف سے یہ امانتیں آپ رکھ لیں (تاکہ میں جہاد کرسکوں) لیکن انہوں نے قبول نہ کیا" (۱۸)

☆...... ایک عورت آئی اور اس نے کہا، ابوحنیفہ، آپ کے فتویٰ پر عمل کر کے میرا بیٹا امام ابراھیم کے ساتھ نکلا اور شہید ہو گیا، دراصل آپ نے اسے مارا ہے، اس پر آپ نے فرمایا "لیتنی کنت مکان ابنک" کاش میں تیرے بیٹے کی جگہ ہوتا و در رکاب ابراھیم شہید می شدم" اور امام ابراھیم کی رکاب تھامے ہوئے جام شہادت نوش کر جاتا (۱۹)

☆...... ابوعبداللہ محدث نے "رامش افزائے" نامی کتاب میں رقم کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی تھے، اور ان کی والدہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، (۲۰)

ایک اور روایت علامہ احمد بن مصطفےٰ طاش کبریٰ زادہ متوفیٰ ۹۶۲ھ نے بھی لکھی ہے۔

"امام اعظم کی والدہ سے امام جعفر صادق نے نکاح کیا، امام اعظم صغیر سن تھے، چنانچہ ان کی تربیت حضرت صادق کے گھر ہوئی۔ (۲۱)

لیکن اس بات کو حضرت علامہ زید فاروقی علیہ الرحمہ نے "افواہ" قرار دیا ہے، کیونکہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، ہم عمر ہیں، انہوں نے علامہ طاش کبریٰ زادہ کو " یلقون السمع واکثر ھم کاذبون "یعنی لا

۱۸۔ ایضاً جلد ۱ ص ۳۱۷ مطبوعہ بیروت
۱۹۔ ناسخ التواریخ جلد ۲ ص ۳۴۹ مطبوعہ تہران (ایران)
۲۰۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۲۴۸ مطبوعہ قم (ایران)
۲۱۔ مفتاح السعادۃ جلد ۲ ص ۷۰

ڈالتے ہیں سنی بات اور بہت ان میں جھوٹے ہیں'' کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کی روایت اعتبار کے قابل نہیں۔ (۲۲)

ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ ''دنیوی تعلق ورشتہ'' ثابت تھا جسے شیعہ مصنف نے تسلیم کیا ہے تو پھر تو ان کو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا اس لحاظ سے بھی احترام کرنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ ان کو اذیت دینا امام صادق رضی اللہ عنہ کے انتہائی قریبی رشتے کو اذیت دینا ہے۔ اس سے امام صادق رضی اللہ عنہ کو بھی اذیت ہوگی اور اگر یہ ثابت نہیں تو پھر بھی ''روحانی تعلق ورشتہ'' تو ضرور ثابت ہے اور متفق علیہ ہے۔ اس کا احترام اور بھی زیادہ ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی بنیاد دین پر قائم ہے، محب تو محبوب کے درودیوار سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں، اس کے ''سگان کوچہ'' کے بھی پاؤں چومتے ہیں، کیا محبوب کے اتنے قریبی رشتے کا تقدس نگاہ میں نہیں ہونا چاہئے؟ کیا یہی محبت ہے ؎

چہرے پہ چمک رہے ہیں جگنو
سینے میں اُبل رہا ہے لاوا

☆......ابو مطیع نے بیان کیا کہ ایک کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت امام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس مقاتل بن حیان، حماد بن سلمہ، جعفر صادق اور دوسرے علماء آئے، اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کہا، ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ آپ دین میں کثرت سے قیاس کرتے ہیں، اس کی وجہ سے ہم کو آپ کی عاقبت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتداً جس نے قیاس کیا وہ ابلیس ہے۔ حضرت امام نے حضرات علماء سے بحث کی اور یہ بحث صبح سے زوال تک جاری رہی اور وہ دن جمعہ کا تھا۔ حضرت امام نے اپنا مذہب بیان کیا کہ اولاً کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں پھر سنت پر اور پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

۲۲۔ سوانح ابوحنیفہ ص ۶۳ مطبوعہ شرقپور

فیصلوں پر اور جس پر ان حضرات کا اتفاق ہوتا ہے، اس کو مقدم رکھتا ہوں اور اس کے بعد قیاس کرتا ہوں، یہ سن کر حضراتِ علماء کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت امام کے سر اور گھٹنوں کو چوما اور کہا "اَنْتَ سَیِّدُ الْعُلَمَاءِ فَاعْفُ عَنَّا فِیْمَا مُضٰی مِنَّا مِنْ وَ قِیْعَتِنَا فِیْکَ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ" آپ تو علما کے سردار ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ آپ کی برائیاں بیان کی ہیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے کی ہیں، آپ اسکو معاف کر دیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ صاحبان کی مغفرت فرمائے" (۲۲)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی شافعی علیہ الرحمہ کی رقم کردہ یہ روایت شبہات کے کتنے دروازے بند کرتی ہے۔ لیکن سید نجم الحسن کراروی صاحب نے بھی اسے کسی موضوع روایت کے حوالے سے بالکل ہی الٹ بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے، "تواریخ میں ہے" بندہ پوچھے کہ یہ کونسا حوالہ ہے، پھر بیان نامکمل کیا ہے، صرف یہاں تک "کہ ایسا نہ کیا کرو' کیونکہ دین میں قیاس کرنا ابلیس کا کام ہے۔ اور اسی نے قیاس کی پہل کی ہے" (۲۳)۔

گویا آپ کے بارے میں جو "افواہ" تھی وہ بیان کر دی، اور جن الفاظ سے شبہات و اعتراضات کا گرد و غبار چھٹتا تھا وہ چھوڑ دیئے، ہمارے نزدیک حضرت امام شعرانی کی روایت درست ہے اور ویسے بھی امام شعرانی جیسا ولی کامل ان تعصب پھیلانے والوں کی نسبت ہزاروں درجے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی بات پر اعتماد کیا جائے۔

کراروی صاحب نے جتنی روایت کا سہارا لیا ہے اول تو ان کو اپنے "مخصوص

۲۲۔ المیزان للشعرانی ص ۶۶ بحوالہ سوانح ابوحنیفہ ص ۲۴۹ مطبوعہ شرقپور

۲۳۔ چودہ ستارے ص ۲۵۹

انداز'' میں تراش کر پیش کیا ہے اور دوسرا ان کی اسناد پر کوئی توجہ نہیں دی، انہیں چاہئے کہ مجہول الحال راویوں کی منفی روایتوں کو چھوڑ کر مثبت روایات کا نظارہ کریں اور دیکھیں کہ وہ لوگ کس قدر شیر و شکر تھے، اور کس طرح ایک دوسرے کی عظمت کا اعتراف کرتے تھے،

☆...... حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

''حسن بن زیاد لولوئی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے اپنے زمانے میں امام جعفر رضی اللہ عنہ سے زیادہ فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔ جب انہیں ابو جعفر منصور خلیفہ عباسیہ کے دربار میں بلایا گیا تو آپ نے ایک آدمی بھیج کر مجھے بھی بلالیا۔ اور فرمایا کہ منصور لوگوں کو مصیبت میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ چند سوالات ذہن میں رکھ لیں تاکہ اس کی سوچ کو بدل دیا جائے۔ میں نے چالیس سوالات ذہن نشین کر لئے، اس دوران منصور نے مجھے دربار میں طلب کر لیا، میں گیا تو دیکھا کہ حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ خلیفہ کے دائیں ہاتھ تشریف فرما ہیں، اس وقت مجھے منصور سے کوئی ڈر نہیں تھا، لیکن میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مرعوب تھا ۔ میں نے السلام علیکم کہا تو منصور نے مجھے اپنے پاس بیٹھنے کیلئے کہا، منصور نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا یہی ابوحنیفہ ہیں، آپ نے کہا، ہاں پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہا، ابوحنیفہ، امام جعفر سے کچھ سوالات کریں، میں سوالات کرتا تو امام جواب دیتے جاتے۔ بہت سے مسائل میں آپ فرماتے یہ، اہل مدینہ کا نظریہ ہے، بعض اوقات فرماتے، یہ کوفہ کے علما کا نظریہ ہے، بعض اوقات فرماتے، اس پر علمائے مدینہ اور علمائے کوفہ دونوں متفق ہیں۔ اور بہت سے مسائل میں آپ علماء کوفہ کے نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں اور بہت سے مسائل میں آپ علمائے مدینہ کے نظریے کو قبول کرتے ہیں۔ میں نے

چالیس مسائل پوچھ لئے، باقی کوئی مسئلہ نہ رہا اور نہ ہی مزید بحث اور استفسار کی ضرورت رہی، میں نے اعتراف کیا، آج امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں، وہ دنیائے اسلام کے ائمہ کے اختلافات پر بھی نگاہ رکھتے ہیں، پھر ان کے صحیح فیصلوں کی تائید بھی کرتے ہیں۔ (۲۳)

اس روایت میں مندرجہ ذیل اشارات معلوم ہوئے۔

۱۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی شان علم کا اعتراف کرتے تھے۔

۲۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ قابل اعتبار دوست تھے۔ اسی لئے خلیفہ کے دربار جانے سے پہلے ان کو اعتماد میں لیا،

۳۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حکمران وقت کی پرواہ نہ کی، حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کے رعبِ سیادت سے مرعوب ہوئے۔ گویا ان کے دل میں نبی زادے کا احترام تھا، دنیا زادے کا نہیں۔

۴۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ دل سے آلِ رسول اللہ کے خیر خواہ تھے، ورنہ بھرے دربار میں "تقیہ" وغیرہ سے کام لے کر بھی چکر چلا سکتے تھے جو آل رسول کیلئے قلبی پریشانی کا باعث ہوتا۔

۵۔ علماء کوفہ کے نظریاتِ فقہ کے ترجمان حضرتِ ابو حنیفہ تھے، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بہت سے مسائل میں گویا ان کی تائید کی، اس سے فقہ حنفی کو بے وقعت سمجھنے والے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔

☆...... حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے

۲۳۔ مناقب الموفق ص ۱۳۳

اس روایت سے مندرجہ ذیل اشارات معلوم ہوئے

۱۔ ان دونوں بزرگوں کے گہرے تعلقات قائم تھے۔

۲۔ توہینِ صحابہ کی جتنی باتیں امامان اہل بیت کے ساتھ منسوب ہیں، وہ سب غلط ہیں، وہ پاک لوگ ان باتوں سے بیزار تھے۔

۳۔ وہ لوگ ''افواہوں'' پر یقین کرنے کی بجائے، تحقیق کرتے تھے

۴۔ اپنے گندے نظریات، امامان پاک کی طرف منسوب کر کے بیان کرنے والے قلبی طور پر سیاہ ہیں۔

۵۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ لوگ جھوٹے ہیں اور حضرت امام رضی اللہ عنہ صادق ہیں۔

۶۔ رشتہ ام کلثوم سے سب بزرگانِ اہل بیت راضی ہیں۔

۷۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، کے نام سے غلط عقیدہ پھیلائیں۔ اس لئے آپنے تحریر کا مطالبہ کیا، یہ خیر خواہی اور محبت قلبی کا ایک انداز ہے۔

۸۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، نے آخری جملہ ''جب تم میری بات نہیں مانتے تو کوفے کے لوگ میری تحریر کو کب مانیں گے'' دراصل آپ کو تحریر کا اصرار کرنے سے روکنے کیلئے تھا، ورنہ امام ابو حنیفہ تو ان کی بات کی تصدیق کر چکے تھے، یا پھر یہ ہے کہ مخاطب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو رکھا مگر مراد اہلِ کوفہ رہے، یہ قرآنی اسلوب بھی ہے کہ بعض احکام میں مخاطب نبی ہوتے ہیں اور مراد امت ہوتی ہے۔ گویا آپ بھی یہ بتانا چاہتے تھے کہ وہ لوگ تو میرے سامنے بیٹھ کر مجھ سے میرے افکار سنتے رہے، مگر پھر ان کو تبدیل کر دیا، ایسے لوگوں کو میری تحریر دکھانے کا کیا فائدہ ہے؟

''حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں ایک بار مدینہ منورہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا، میرے عراقی بھائی! میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کی، حضور ،حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ آپ ان سے بے زاری کا اظہار کرتے ہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، معاذ اللہ، مجھے رب کعبہ کی قسم ہے، یہ لوگ جھوٹے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں، اے ابو حنیفہ! تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی لخت جگر بیٹی ام کلثوم بنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیا تھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں، ام کلثوم کون تھیں؟ جس کی نانی خدیجہ الکبریٰ تھیں، حضرت خدیجہؓ تو تمام امت کی عورتوں کی سردار ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ام کلثوم کے نانا سید الانبیاء ﷺ تھے، کیا تمہیں معلوم نہیں اسی ام کلثوم کے بھائی حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، اگر سیدنا عمرؓ، ام کلثوم کے نکاح کے اہل نہ ہوتے تو یہ سارے حضرات کبھی اس بات سے راضی نہ ہوتے، میں نے عرض کی، یہی آپ کا دین ہے۔ جو لوگ آپ کے خلاف باتیں بناتے ہیں وہ غلط گو اور جھوٹے ہیں، میں نے گزارش کی کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ مجھے لکھ دیں تاکہ جو لوگ آپ پر بہتان باندھتے ہیں، انہیں دکھا سکوں، آپ نے فرمایا وہ لوگ قلبی طور پر سیاہ ہیں وہ میرے لکھے ہوئے کو بھی نہیں مانیں گے میں آپ سے بالمشافہ بات کر رہا ہوں، میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے نزدیک نہ بیٹھو، تم بیٹھ گئے، اور باتیں بھی کرتے رہے۔ جب تم میرے سامنے میری بات نہیں مانتے تو کوفے کے وہ لوگ میری تحریر کو کب مانیں گے، (۲۴)

۲۴۔ مناقب الموفق ص ۲۱۵ مطبوعہ لاہور

☆...... حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد
فرماتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حجرے میں بیٹھے تھے، امام ابو
حنیفہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے، آپ نے سلام عرض کیا، تو امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر آپ کو گلے لگاتے ہوئے سلام کا جواب دیا، خیر و عافیت معلوم کی
اور بڑی عزت سے بٹھایا۔ جب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے تو خدام نے
حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ انہیں جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
، ارے احمق، میں انکی خیر و عافیت پوچھ رہا ہوں اور تم پوچھتے ہو کہ میں انہیں جانتا ہوں یا
نہیں، یاد رکھو یہ شخص آج اپنے شہر کوفہ کا بہت بڑا فقیہ ہے" (۲۵)

☆...... حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے

" امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا، امام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ مسجد حرام میں بیٹھے تھے، اسی وقت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، مسجد حرام میں تشر
یف لائے، اگرچہ امام ابو حنیفہ نے آپ کو نہیں دیکھا تھا، مگر آپ سمجھ گئے یہ امام جعفر صا
دق رضی اللہ عنہ (کھڑے) ہیں۔ تعظیم کیلئے آگے بڑھے اور عرض کی اے ابن رسول
اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں تو میں دیر تک کھڑا آپ کے استقبال
کیلئے تیار رہتا۔ اب آپ جب تک تشریف فرما رہیں گے میں تعظیماً کھڑا رہوں گا"
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا، اب آپ بیٹھ جائیے اور لوگوں کے
مسائل کا جواب دیجئے" (۲۶) .... یہ روایات پڑھ کر یہی کہنا مناسب ہے

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

۲۵۔ مناقب الموفق ص ۳۲۶ مطبوعہ لاہور
۲۶۔ مناقب الموفق ص ۳۶۵ مطبوعہ لاہور

☆......امام حافظ الدین کردری علیہ الرحمہ نے مزید واضح روایت لکھی ہے

''امام ابو یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں فتویٰ دے رہے تھے، وہاں امام جعفر بن محمد باقر رضی اللہ عنہ، تشریف لائے اور لوگوں میں کھڑے ہو گئے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا (کہ وہ آئے ہیں) تو اٹھ کھڑے ہو گئے، عرض کی اے ابنِ رسول ! اگر مجھے آپ کے یہاں آنے یا کھڑے ہونے کا علم ہوتا تو ہرگز نہ بیٹھتا، نہ لوگوں سے گفتگو کرتا آپ نے فرمایا، آپ بیٹھے اور فتویٰ دیجئے، میں نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی طرح بیٹھے لوگوں کو سمجھاتے دیکھا ہے'' (۲۷)

☆......امام حافظ الدین کردری علیہ الرحمہ نے ایک اور روایت لکھی ہے ''حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، ایک بار کوفہ میں تشریف لائے تو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، سراپا تعظیم بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو بڑے اعزاز و احترام سے اپنے پاس بٹھایا، لوگوں نے آپ سے دریافت کیا، حضور! یہ شخص کون ہے؟ جس کی آپ اتنی تعظیم کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا یہ ابو حنیفہ ہیں جن کی فقہ اور دیانت نے دھوم مچا رکھی ہے۔ اور آج علم میں ان کا کوئی ثانی نہیں'' (۲۸)

یہاں ہم حضرت امام کردری کی زبان میں یہی کہنا چاہتے ہیں کہ کوئی صادق امام، غیر صادق کی تعریف کر سکتا ہے؟

بغض ابو حنیفہ کے اسباب کیا ہیں:

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرات اہل بیت کے ساتھ عقیدت و محبت کے نہایت اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔ ان سے کوئی توہین آمیز جملہ منقول نہیں، اس کے

۲۷۔ مناقب کردری جلد ۱ ص ۲۳۳ مطبوعہ لاہور ۲۸۔ مناقب کردری جلد ۱ ص ۳۲۱ مطبوعہ لاہور

باوجود آخر یہ ''محبان اہل بیت'' کا گروہ کیوں ان سے اتنا عناد رکھتا ہے، اور کیوں ان کی تنقیص وتوہین کرنے کیلئے دور کی کوڑی لاتا ہے؟ آیئے ان اسباب کا تجزیہ کریں۔

ا۔۔۔۔۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو امامانِ اہل بیت سے اتنا پیار تھا تو ان کی ''فقہ جعفریہ'' کو فروغ دیتے، اپنی ''فقہ حنفیہ'' کو کیوں فروغ دیا؟ ہم عرض کرتے ہیں کہ ''فقہ جعفریہ'' کی مخصوص اصطلاح اس دور میں کب متعارف تھی، اگر فقہ جعفریہ سے مراد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فقہی احکامات ہیں تو تحقیق کرنے کے بعد (کہ واقعی اُن کے ہی احکامات ہیں) انکو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قبول کرتے تھے۔ جیسا کہ شیعہ مصنفین نے بھی اعتراف کیا ہے۔ باقی رہ گئی بات ''مروجہ فقہ جعفریہ'' کی تو یہ ہمارے نزدیک اِن ''محبانِ اہل بیت'' کی اپنی اختراع ہے، اہل بیت کو تو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس قسم کی فقہ سے ہمیں خود اہلِ بیت نے روکا ہے۔ حضرت امام جعفرِ صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

☆...... ''امام حسن سے ایک جھوٹا احادیث بیان کیا کرتا تھا، حالانکہ اس نے ان سے وہ سنی بھی نہیں تھیں، اسی طرح امام حسین سے بھی کذب منسوب کرنے والا موجود تھا، اس نے بھی ان سے کوئی روایت نہ سنی تھی، مختار نے امام زین العابدین پر جھوٹ باندھا مغیرہ نے امام باقر سے جھوٹ منسوب کیا'' (۲۹)

☆...... '' ہماری کسی حدیث کو اس وقت تک قبول نہ کرو جب تک قرآن وسنت کے مطابق نہ ہو، یا اس کی تائید ہماری سابقہ روایات نہ کرتی ہوں، یہ پکی بات ہے کہ مغیرہ بن سعید نے کتابوں میں بہت زیادہ جھوٹی باتیں داخل کردی ہیں۔ (۳۰)

☆...... حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ، کا فرمان ہے کہ

۲۹۔ رجال کشی ص ۱۹۸ مطبوعہ ایران ۳۰۔ رجال کشی ص ۱۹۵ مطبوعہ ایران

''اگر ہم اپنے شیعوں کو پرکھیں تو صرف زبان سے تعریف کرنے والے ہی
نظر آئیں گے، اگر امتحان لیں تو سب مرتد دکھائی دیں گے، اور اگر مزید خلاصہ کریں تو
ہزار میں سے ایک بھی خالص نہ نکلے گا، (۳۱)
اب آپ ہی بتایئے کہ جب ایسی صورت حال ہو تو ''فقہ جعفریہ'' کے عجیب وغریب
اصولوں پر کون مسلمان عمل کرنے کیلئے تیار ہوگا۔ اس پر امام ابوحنیفہ اور انکے مقلدین کا کیا
قصور ہے جب ہر طرف جھوٹ کے سائے پھیلا دیئے گئے ہیں، اگر کوئی بات جو وا
قعی ان ''اماماِن اہل بیت'' کی زبان حق ترجمان سے نکلی ہو، ہمیں مل جائے تو ہم اسے
زندگی کا سرمایہ سمجھیں گے، فقہ جعفریہ کی صحاح اربعہ تک دورِ حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ
سے بہت بعد میں مدون ہوئیں، اتنے لمبے عرصے میں کیا کیا کچھ نہ ہوا ہوگا۔
۲۔۔۔۔۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل سنت و جماعت کے نظریات کو فروغ
دیتے ہوئے صحابہ کرام بالخصوص خلفاء ثلاثہ کی محبت کا بھی دم بھرا، یہ اچھی عقیدت ومحبت
ہے کہ اہل بیت اطہار کے ''غاصبوں'' سے بھی محبت رکھی جائے اور اہل بیت اطہار سے
بھی، ہم عرض کرتے ہیں کہ خلفاء ثلاثہ کو غاصب بھی ان ''محبانِ اہل بیت'' نے ہی قرار
دیا ہے، اہل بیت نے نہیں۔ اہل بیت نے تو خلفاء ثلاثہ کی بیعت کی، ان کی اعانت کی، ان
کے پیچھے نمازیں پڑھیں، ان کی تعریف کی، ان کی مثالیں دیں، ان کے کردار پر عمل کیا
اور ان کے دشمنوں سے بے زار رہے، ان حقائق سے شیعہ حضرات کی اصولی کتابیں بھری
ہوئی ہیں۔ لہذا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل بیت اطہار کے نظریے پر عمل کر کے خلفاء
ثلاثہ سے محبت کی ہے، ان ''محبانِ اہل بیت'' کے وہ پابند نہیں تھے، جن میں حضرت اما
علی رضی اللہ عنہ کے بقول اخلاص نام کی کوئی چیز نہیں ملی، اور جو ہمیشہ مشکل وقت میں

۳۱۔ مجمع المعارف ص ۷ مطبوعہ ایران (تہران)

فرار تلاش کر کے اہل بیت کو تن تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

۳۔۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ''ان محبانِ اہل بیت' کو للکارتے رہے، جیسا کہ خوارج اور روافض کے ساتھ آپ کے مناظرے مشہور ہیں، بغض کے اس سبب کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، کیونکہ خود اہل بیت اطہار نے اپنے ایسے خود ساختہ ''محبان'' کی خوب قلعی کھول دی ہے امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لے کر امام مہدی تک ''ائمہ اثنا عشریہ'' سب ان سے شدید متنفر ہیں' حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، کتنے غمناک انداز میں فرماتے ہیں۔

''ہم اہل بیت صادق ہونے کے باوجود کذابوں سے محفوظ نہ رہے، انہوں نے ہم پر بہتان لگائے، ہماری صداقت کو ختم کرنا چاہا، حضور ﷺ سب سے زیادہ سچے ہیں لیکن مسلیمہ کذاب نے آپ پر جھوٹ باندھا، حضرت علی، حضور کے بعد سب سے زیادہ سچے ہیں لیکن ابن سبا ملعون نے ان پر جھوٹ باندھا، امام زین العابدین پہ مختار کذاب نے جھوٹ باندھا ابو عبداللہ حارث شامی، بنان، مغیرہ بن سعید، بزیع، اسری، ابو الخطاب، معمر، بشار اشعری، حمزہ یزیدی اور سائد النہدی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، ہم کذابوں سے نہ بچ سکے، اور اسی لیے لوگوں سے بھی نہ بچ سکے جو بے علم ہو کر ہم پر غلط رائے قائم کرتے تھے، ان جھوٹوں سے ہمیں جو تکلیف ہوئی، اس کیلئے ہم اللہ کو کافی جانتے ہیں، اللہ ان سب کو گرم لوہے کا عذاب دے گا۔ (۳۲)

اگر یہی جملے حضرتِ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن ''محبانِ اہل بیت'' کیلئے ادا فرمادیں تو یہ تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و فعل پر عمل ہوا، اُن کو اہل بیت کے ''نادان دوستوں'' سے بھلا کیا سروکار ہو سکتا ہے۔

۳۲۔ تنقیح المقال جلد ۳ مطبوعہ تہران

۴۔۔۔۔ اب بغضِ ابو حنیفہ کی ایک ہی صورت رہ سکتی ہے کہ وہ چونکہ اہل بیت کے مخلص اور محبِ صادق تھے، ان کا خلوص و وفا ان محبان اہل بیت کو پسند نہیں کیونکہ ان کو تو ایسا آدمی چاہیے جو اہل بیت کی عزت و عظمت کا دم صرف تقیہ کے اصولوں کے مطابق بھرے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے سچی محبت کا ''جرم'' کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے ان کو کسی نہ کسی رنگ میں اذیت دینا فرض عین ہے، کبھی ان کی کردار کشی کی جائے، ان کے خلاف افواہوں کو رواج دیا جائے، ان پر جہالت کی پھبتیاں کسی جائیں، ان کے نسب پر اعتراضات کئے جائیں، قیاس کے الزامات عائد کئے جائیں، ان کی تعلیمِ فقہ کو ''دجال کی تعلیم'' سے تعبیر کیا جائے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر پورے خلوص کے ساتھ اہل بیت کی محبت و عقیدت کو سینے لگانا ''جرم'' ہے تو ہمیں اس ''جرم'' سے کوئی نہیں روک سکتا، آہ

محبت تیرا میرا مسئلہ تھی

زمانہ درمیاں کیوں آگیا ہے

زمانہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''سند محبت'' دے نہ دے۔ آپ کے پیر و مرشدِ نامی اور استاذِ گرامی، اہل بیت اطہار کے سردار حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو فرمایا ہے۔

''میں دیکھ رہا ہوں تم میرے نانا جنابِ رسول اللہ ﷺ کی سنتیں زندہ کرو گے، یہ اس وقت ہوگا جب عام مسلمانوں کے ہاں سنت رسول کا احترام کم ہو جائے گا، تم ہر پریشان، صاحب علم کی جائے پناہ ہو گے، حالات کی وجہ سے ہر غمزدہ تمہارے پاس فریاد لے کر آئے گا، اور تم ان کی دادرسی کرو گے، تمہاری راہنمائی سے لوگوں کو صحیح راستہ ملے گا، وہ حیران اور پریشان ہوں گے، تو تم انہیں سہارے دے کر سیدھے راستے پر رہنمائی کرو گے، تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنی توفیق حاصل ہوگی کہ زمانہ بھر کے علماء ربانی

تمہاری وجہ سے صحیح مسلک اختیار کریں گے'' (۳۳)

اللہ اللہ! حضور سرور عالم ﷺ کے شہزادے بھی کیا سیف اللسان تھے، ایک گروہ کو بددعا دی کہ جاؤ تم ہمیشہ اپنے نصیبوں کا ماتم کرتے رہو گے، سو وہ کرتے رہیں گے، اور ایک خوش نصیب کو دعا دی کہ زمانے کے پریشان حالوں کی جائے پناہ بنو گے، لوگوں کی ہدایت کا سامان کرو گے، آج بھی اس کی عظمت وجلالت کا پرچم بلند ہے۔ اور بلند رہے گا، صدیوں کے مرحلے بھی ان کے لفظوں کی تاثیر ختم نہیں کرسکے۔

گفتۂ اُو، گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا انداز محبت:

لسان الغیب حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی رقمطراز ہیں۔

''حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ساتویں امام ہیں۔ آپ کا لقب کاظم ہے، یہ حقیقت ہے کہ کاظم کے لقب نے آپ کے حلم کو بڑھا دیا اور آپ نے حد سے بڑھنے والوں سے درگزر کیا'' (۱)

حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، کے علم وفکر، زہد وعبادت بالخصوص عفو درگزر پہ زمانہ گواہ ہے۔ آپ چونکہ خود اہل علم تھے، اس لئے اہل علم کے قدردان تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کی بہت عزت افزائی فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام موفق مکی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

''ایک مستند اور ثقہ راوی نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر گفتگو کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ سیدنا موسیٰ بن امام جعفر رضی اللہ عنہ نے جب امام

۳۳۔ مناقب الموفق ص ۵۴ مطبوعہ لاہور ا۔ شواہد النبوۃ ص ۳۳۶ مطبوعہ لاہور

ابو حنیفہ، کو پہلی بار دیکھا تو آپ سے فرمایا، کیا تم ہی ابو حنیفہ ہو، عرض کہ حضور مجھے ہی نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ) کہتے ہیں، اس پر آپ نے امامِ موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضور آپ نے مجھے کیسے پہچانا، آپ نے فرمایا، میں نے قرآن پاک میں پڑھا ہے ''سِیۡمَاھُمۡ فِیۡ وُجُوۡھِھِمۡ مِنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ'' یعنی ان کے چہرے پر سجدوں کے نشان ہیں، (میں نے) اس کی روشنی میں آپ کو پہچان لیا'' (۲)

ذرا غور کیجئے ان لوگوں میں کیا حسنِ خیال تھا، کیا وسعتِ قلب تھی، وہ کیا ایک دوسرے کے قدردان تھے، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے انداز محبت کو دیکھ کر ''بغض ابو حنیفہ'' سے توبہ کر لینی چاہئے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ویرغم انف حاسدیه ذکره

شرقاً و غرباً مسکة ذفرا

یعنی آپ کے حاسدوں کے ناک خاک آلود ہو گئے مگر آپ کا ذکر خیر شرقاً غرباً مشک خالص کی طرح پھیل کر دنیا کو معطر کر رہا ہے۔

حضرت زید بن علی سے عقیدت:

حضرت سیدنا امام زید امام زین العابدین رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے تھے، بنوامیہ کے خلیفہ ہشام بن عبدالملک (۱۰۵ھ تا ۱۲۵ھ) کے دورِ حکومت میں آپ نے علم جہاد بلند فرمایا اور اموی جبرو استبداد کے خلاف آواز بلند کی، اس آواز کا سبب ایک واقعہ بنا، خلیفہ ہشام نے آپ کو دربار میں طلب کیا اور کہا کہ تم ایک ''کنیز زادے'' ہو کر خلافت کی خواہش رکھتے ہو، آپ نے فرمایا:

تم کنیز ہونے کی وجہ سے میری ماں کا درجہ گھٹاتے ہو، حضرت اسحاق علیہ السلام ایک آزاد

۲۔ مناقب الموفق ص ۲۶۷

عورت کے بطن سے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک کنیز (۱) عورت کے بطن سے تھے، انہی کی نسل سے رسول اللہ پیدا ہوئے، ایسی باتوں کو زبان پر لانے سے خدا کا خوف کیا کرو،

"آپ کے کلمہ حق کے سامنے حکمران وقت لا جواب ہو گیا، لیکن اس نے والیِ عراق یوسف بن عمر کو ہدایت کی کہ آپکو ایک لمحہ بھی اکیلے نہ رہنے دینا، ایسے "چرب زبان" اور شیریں" کلام آدمیوں کی طرف عراقی بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں، آپ جب ہشام کے دربار سے لوٹے تو ان کی زبان پر تھا کہ جو شخص زندگی کو محبوب رکھتا ہے، اسے ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے" (۳) آپ جب کوفہ سے مدینہ منورہ کی طرف جانے لگے تو کوفیوں نے یقین دلایا کہ ایک لاکھ تلواریں آپ کی حمایت میں موجود ہیں، آپ نے فرمایا، مجھے تم لوگوں پر اعتماد نہیں تم میرے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، کے ساتھ کیا سلوک کر چکے ہو، انہوں نے قسمیں اٹھا کر وعدے کیئے، آپ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، سے مشورہ کیا مگر انہوں نے بھی کوفیوں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ آپ کوفیوں کے فریب میں آگئے اور مدینہ شریف کا سفر ملتوی کر کے کوفہ آباد ہو گئے" (۴)

چند دنوں کے اندر صرف کوفہ کے پندرہ ہزار آدمیوں نے آپ کی بیعت کر لی، والی عراق یوسف بن عمرو نے اموی مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے جنگ کا کارزار گرم کر دیا، ایک ہی معرکہ کے بعد کوفیوں نے ازلی بے وفائی کا ثبوت دیا اور آپ کے ساتھ ایک مختصر سی جماعت رہ گئی۔ آپ برابر ڈٹے رہے۔ ایک تیر آپ کی پیشانی پر لگا اور جام

۱۔ کنیز سے مراد حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بادشاہ مصر کی بیٹی تھیں، بادشاہ نے بطور کنیز انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

۲۔ تاریخ یعقوبی جلد ۳ ص ۳۹۰

۳۔ تاریخ یعقوبی جلد ۳ ص ۳۹۰

۴۔ مروج الذہب جلد ۳ ص ۲۲

شہادت نوش کر گئے۔ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو زمین میں دفن کر کے قبر زمین کے برابر کر دی کہ کوئی تلاش نہ کر سکے مگر یوسف بن عمرو نے پتہ چلا لیا اور آپ کا جسد خاکی نکال کر سولی پر آویزاں کر دیا۔ (۵)

ہشام کے بعد ولید ثانی بن یزید (۱۲۵ تا ۱۲۶ھ) کا دور آیا تو حضرت امام زید رضی اللہ عنہ کے لخت جگر حضرت امام یحییٰ بن زید نے حکومت کو للکارا، وہ حضرت زید کی شہادت کے بعد خراسان چلے گئے تھے، وہاں انہوں نے قوت پکڑی، نیشاپور کے حاکم عمرو بن زرراہ نے سلمہ بن احوز ہلالی کو ان کے مقابلے کیلئے مامور کیا، اور خود بھی نکلا، جوزجان میں دونوں کا مقابلہ ہوا، اس میں حضرت یحییٰ بن زید اور ان کی جماعت داعی اجل کو لبیک کہہ گئی، عباسی دور میں منصور بڑا با جبروت حکمران تھا، اس کے مقابلے میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ایک فردِ جلیل حضرت امام محمد بن عبد اللہ نفسِ زکیہ نے علم جہاد بلند کیا۔ آپ مدینہ منورہ میں تھے، کہ منصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ کو چار ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ فوجی دے کر مقابلے کیلئے بھیجا، اور محمد بن قحطبہ کو ایک لشکر جرار کے ساتھ اس کی مدد کیلئے عقب سے بھیجا، رمضان المبارک ۱۴۵ھ کا واقعہ ہے جب جنگ شروع ہوئی۔ اہل مدینہ نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا، کچھ حکومت کے ساتھ مل گئے، اس طرح آپ بہادری سے لڑتے ہوئے محمد بن قحطبہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے، ان کا سر انور کاٹ کر منصور کے دربار میں بھیجا گیا اور اس نے عبرت کیلئے کوفہ میں اور دیگر مقامات میں اس کی تشہیر کرائی۔ (۶)

حضرت نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ بھی احمزا کے مقام پر چھ سو سواروں کے ساتھ بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کا سر بھی کا

۵۔ الفخری ص ۱۹ ۶۔ تاریخ ابن اثیر جلد ۵ ص ۲۰۲

ٹ لیا گیا، یہ واقعہ ذی الحجہ ۱۴۵ھ کا ہے، (۷)

منصور نے گلشن سادات کے سب پھولوں کو چن چن کر پامال کیا، مشہور مورخ مسعودی نے لکھا ہے۔

''ابراہیم کے علاوہ نفس زکیہ کے اور دوسرے بھائی اور لڑکے ممالکِ اسلامیہ کے مختلف حصوں میں ان کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف تھے، علی بن محمد مصر میں، عبداللہ بن محمد خراسان اور سندھ میں، حسن بن محمد، یمن میں، موسیٰ بن عبداللہ جزیرہ میں، یحییٰ بن عبداللہ رَے میں مصروف تھے، اور ادریس بن عبداللہ مغرب میں مصروف تھے، منصور نے ان میں سے بعض کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا اور بعض کو قتل کر دیا'' (۸)

ناظرین کرام! آپ نے اس پر آشوب دور کی ایک خون ریز جھلک دیکھ لی، جب آلِ اطہار کا نام لینا بھی بہت جان جوکھوں کا کام تھا، ایک حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی جس نے ساداتِ کرام کے حق میں فتویٰ صادر کیا، اور اس کی پاداش میں ظلم و ستم کی قیامتیں برداشت کر لیں۔ حکومت وقت کے خلاف سر اٹھا نے والے ان سب مجاہدینِ سادات کے ساتھ آپ کو بہت عقیدت تھی۔ اس کی مثالیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔۔۔۔ فرمایا ''حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں جانا ایسے ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ بدر میں جانا، اگر لوگوں کی امانتیں ضائع ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں خود آپ کے ہمرکاب شہید ہو جاتا'' (۹)

۲۔۔۔۔ حضرتِ زید بن علی رضی اللہ عنہ، نے آپ کو بلایا تو آپ نے قاصد کے ہاتھ

۷۔ تاریخ ابوالفداء جلد ۲ ص ۴ ۔۔۔ ۸۔ مروج الذہب جلد ۶ ص ۱۹۳

۹۔ مناقب الموفق ص ۲۷۵

پیغام بھیجا کہ اگر مجھے یقین ہو جائے کہ آپ کے اردگرد بیٹھنے والے لوگ آپ کے
ساتھ غداری نہ کریں گے، تو میں آپ کی اتباع کرتا، مگر مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ (کوفی) آپ سے غداری کر رہے ہیں اور آپ کو ویسے ہی دھوکا دے رہے ہیں جیسے آپ
کے والد گرامی کو دھوکا دے کر رسوا کیا جاتا تھا، میں ان لوگوں سے برسرِ پیکار ہونے کو تیار
ہوں بشرطیکہ آپ ان سے بریت کا اعلان کریں، اب میرے لیے ایک ہی راستہ رہ گیا
ہے کہ میں آپ کی مالی امداد اس انداز سے کروں کہ کسی غدار کو اس کی خبر تک نہ ہو، اور آپ
اپنے مخالفین پر قابو پا سکیں۔ آپ نے قاصد سے دوبارہ کہا کہ میری طرف سے معذرت
کرنا اور اسے دس ہزار درہم دے کر کہا، یہ نذرانہ ہے اسے آپ تک پہنچا دینا، اس واقعہ
میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے قاصد کو کہا کہ، میں ان دنوں بیمار ہوں، خود حاضر
ہونے سے قاصر ہوں" (۱۰)

معلوم ہوا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ کے
مخلص خیر خواہ تھے، اسی لئے کوفی غداروں سے آپ کو خبردار کیا۔ آپ نے ان کی دعوتی
تحریک کی مالی اعانت کی، خود یا تو بیماری کی وجہ سے چل کر نہ گئے یا یہ سمجھ کر نہ گئے کہ "غداران کوفہ" آپ جیسے مصروف انسان کے بارے میں حکومتِ وقت کو اطلاع نہ کر دیں اور
حضرتِ زید کی خفیہ تحریک طشت از بام ہو کر ابتدائی مرحلوں میں ہی ناکام نہ ہو جائے۔
حکومتِ وقت کا آپ کو کوئی خوف نہیں تھا جیسا کہ آپ کے روشن کردار سے ثابت ہے
، خوف حضرت زید کے بارے میں تھا کہ کسی بے احتیاطی سے ان کو نقصان نہ اٹھانا پڑے
، اسی کا نام جذبہ وفا ہے۔ میدان میں محبوب کو لے جا کر، پیچھے بھاگ آنے کا نام محبت
نہیں، اس کے نام پر سر کٹانے کا نام محبت ہے، افسوس اس قسم کی محبت سے یہ "محبان اہل

۱۰۔ مناقب الموفق ص ۲۷۵

بیت" شروع سے ہی تہی دل رہے۔

۳۔۔۔۔۔ حضرت امامِ زید بن علی رضی اللہ عنہ اس جہاد میں شہید ہو گئے، تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، ان کی شہادت پر بڑے روئے، جب بھی آپ کی یاد آتی تو آپ کے روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی، (۱۱)

۴۔۔۔۔۔ "امامِ زید رضی اللہ عنہ، کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی جنگ میں لوگوں سے مدد مانگیں اور اس حالت میں کمزور لوگوں کو جمع کر کے مضبوط کر لیں گے (۱۲)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کی تمام تر ہمدردیاں حضرتِ زید کے ساتھ تھیں، اس لئے ان کو مشورہ دے رہے تھے، اور آپ جانتے تھے کہ کوفہ کے "امیرزادوں" کی نسبت غریب اور کمزور لوگ زیادہ وفادار ثابت ہو سکتے ہیں، یہ روایت حضرتِ زید بن علی کے لخت جگر حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہ، نے بیان کی ہے۔

۵۔۔۔۔۔ "فرمایا حج کے بعد حضرت امامِ ابراہیم بن عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ، کے ساتھ مل کر جہاد کرنا پچاس حجوں سے افضل ہے" (۱۳)

۶۔۔۔۔۔ "آپ امامِ محمد بن عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ، کا نام لے لے کر روتے تھے، آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، آپ اہلِ بیت کی محبت سے سرشار تھے، اور خلافت عباسیہ کو غلط سمجھتے تھے، (۱۴)

۷۔۔۔۔۔ "جعفر الاحمر نے کہا یہ شہر (کوفہ) میں سدا آباد رہے، جب تک آپ اس میں موجود ہیں کوئی آفت نہیں آسکتی، آپ نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا

۱۱۔ مناقب الموفق ص ۲۷۵ ۔ ۱۲۔ مناقب الموفق ص ۴۵۹

۱۳۔ مناقب الموفق ص ۴۵۹ مطبوعہ لاہور ۔ ۱۴۔ مناقب الموفق ص ۴۶۰ مطبوعہ لاہور

خلت الدار فسدنت غیر سود

ومن الشفا تغردی باسودو

یعنی دیار خالی ہوگیا، سرداروں کے بغیر شہر ویران ہو گئے، یہ شہر کی بدقسمتی ہے کہ سرداروں سے خالی ہوگیا۔ (۱۵)

یہ سردار کون تھے، وہی سادات کرام جن کی محبت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی حیات مستعار کا محور تھی، اور جن کو یاد کر کے وہ اپنی پلکوں کو تابدار رکھتے تھے، یاد رکھئے اہل بیت اطہار کی خاطر حضرت امام کا آخری لمحوں تک عزم و استقامت کا تاریخی مظاہرہ کرنا نقش کالحجر ہے، اس حقیقت سے آنکھیں چرانا انصاف نہیں۔

شاید کہ اتر جائے ''کسی'' دل میں مری بات

ایک ناقابل تردید حقیقت:

اموی اور عباسی حکمرانوں نے سادات کرام، اہل بیت کبار رضی اللہ عنہم پر، قافیہ حیات تنگ کیا تو وہ بلاد اسلامیہ میں بکھر گئے۔ وہ جدھر جدھر بھی گئے، روشنی پھیلتی چلی گئی، ان میں سے اکثر بزرگوں کی اولاد نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فقہی مسلک اختیار کیا ہے۔ گویا سید ہو کر ان کے مقلد ہوئے۔ حضرت سید داتا علی ہجویری، حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی، حضرت سید شیخ نظام الدین محبوب الٰہی، حضرت سید علی صابر کلیری، حضرت سید امام علی الحق، حضرت خواجہ بزرگ سید بہاؤ الدین نقشبند بخاری، حضرت شیخ سید اسحاق کازرونی، حضرت سید ابوالمعالی خیرالدین لاہوری، حضرت سید نجم الدین ہروی خلیفہ خواجہ زکریا ملتانی، حضرت سید شاہ بلاول لاہوری، حضرت جمال الدین اولیاء، سید شاہ گدا قادری شطاری، حضرت سید جلال الدین بخاری جہاں گشت،

۱۵۔ مناقب الموفق ص ۳۶۰ مطبوعہ لاہور

خواجہ سید اشرف سمنانی، خواجہ سید گیسو دراز چشتی، خواجہ عبدالرزاق چراغ قادری، حضرت میراں شاہ حسین زنجانی جیسے بزرگوں، اورنجانے ہزاروں کی تعداد میں ساداتِ کرام نے حضرتِ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، کی تقلید فرمائی ہے۔ یہ سلسلہ اگر علویوں ہاشمیوں، عباسیوں اور قریشیوں تک پھیلایا جائے تو حضرتِ امام رضی اللہ عنہ، کے دریائے علم سے سب پیاس بجھاتے دکھائی دیں گے، باقی ہر دور کے مسلمانوں میں علمائے کرام، اولیا کرام اور عوام الناس کی غالب ترین اکثریت انکے دستر خوانِ علم کی خوشہ چینی کرتی نظر آئے گی، ہزاروں مشائخ نے آپ کی بارگاہ سے استفادہ کیا اور اکناف عالم میں پھیل گئے، آپ کے حق میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، حضرتِ امام باقر اور حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی دعائیں رنگ لا کر رہیں اور آپ خورشیدِ امامت بن کر تاریک دلوں کو تابناک کرتے رہے، آپ کا ذکر کستوری کی طرح پوری دنیا میں پھیل گیا، آج بھی الحمد للہ عالمِ اسلام کی بہت بڑی تعداد آپ کی تقلید کر رہی ہے یعنی آپ کے وسیلہ جلیلہ سے قرآن وسنت سے مالا مال ہو رہی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف نے کیا خوب فرمایا، منظوم ترجمہ حاضر ہے،

مجھ کو کافی نیکیاں ہیں، میں نے جو تیار کیں
تا کہ مجھ سے راضی ہو جائے ملیکِ یوم دیں
میرے دامن میں تو دینِ شاہ انس وجان ہے
میرے دل میں اعتقادِ مذہب نعمان ہے

☆☆☆

روافض کے ساتھ مباحثے: حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، نے روافض، خوارج

کے ساتھ متعدد مرتبہ مناظرے اور مباحثے فرمائے اور عقائدِ اہل سنت کی حقانیت کو واضح کیا ابو معاویہ بن ضریر نے فرمایا کہ میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، سے بڑھ کر کوئی عالم نہ دیکھا، انہیں کسی کے غلبے کا تو کوئی خوف نہیں تھا، وہ مناظرہ میں بلا دھڑک جاتے اور مد مقابل کو شکست دیتے، گفتگو کرتے تو ہر شخص ہیچ ہو جاتا۔ ناظرین کے ذوق کیلئے چند مباحثوں کا ذکر کیا جاتا ہے

1

محمد بن عبد الرحمٰن علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کوفہ میں ایک رئیس آدمی تھا جس کا عقیدہ تھا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، (معاذ اللہ) کافر تھے، یہودی تھے، ایک دن امام اعظم رضی اللہ عنہ، اس کے گھر تشریف لے گئے۔ باتوں باتوں میں اس کی بیٹی کے رشتے کی بات چھیڑ دی۔ آپ نے فرمایا میں ایک نوجوان کیلئے آپ کی بیٹی کا رشتہ چاہتا ہوں، وہ قرآن پاک کا حافظ ہے رات کو ایک رکعت میں ساری رات گزار دیتا ہے۔ اور ساری رات اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا رہتا ہے، مالدار بھی ہے۔ اور صاحب رسوخ بھی ہے۔ اس نے کہا ابو حنیفہ میں ایسے نوجوان سے لڑکی کا رشتہ کرنے سے کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ آپ سے جس قدر ہو سکے یہ رشتہ طے کرا دیں۔ آپ نے فرمایا، مگر اس نوجوان میں ایک نقص ہے کہ وہ یہودی ہے۔ اس نے کہا ابو حنیفہ! تم میری لڑکی کا رشتہ یہودی سے کراؤ گے، آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا رشتہ ایسے شخص سے کیا تھا جو تمہارے عقیدے کے مطابق یہودی تھا، یہ بات سن کر اس شخص نے اپنے عقیدے سے توبہ کر لی۔ (۱)

۱۔ مناقب الکردری ص ۲۹۸ جلد ۱

امام مرغینانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک رافضی (معروف بہ) شیطانِ طاق ایک دن امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، کا تعاقب کرنے لگا، ایک دن حمام میں آیا، اس وقت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، غسل خانے نہا رہے تھے، یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت امام رضی اللہ عنہ، کے استاد حضرت حماد رضی اللہ عنہ، کو فوت ہوئے تھوڑے ہی دن گزرے تھے۔ شیطان طاق نے کہا "تمہارا استاد مر گیا، اس سے ہماری جان چھوٹ گئی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، نے فرمایا، ہمارا استاد تو فوت ہو گیا مگر تمہارا استاد (شیطان) تو زندہ ہے، بلکہ وہ یوم الوقت المعلوم تک زندہ رہے گا، رافضی نے یہ برجستہ جواب سنا تو سٹپٹا اٹھا، امام صاحب کے سامنے ننگا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے آنکھیں بند کر لیں، وہ کہنے لگا، ابوحنیفہ تم کیا اندھے ہو؟ آپ نے فرمایا جس دن سے تمہاری آنکھوں سے شرم کا پردہ اٹھ گیا، آپ باہر نکلے تو آپ کی زبان پر دو اشعار تھے۔

اقول وفی قولی بلاغ و حکمة

وما قلت قولاً جرت فیه بمنکر

الا یا عباد الله خافوا الهکم

ولا تدخلوا الحمام الا بمیزر (۲)

میری باتوں میں ہے حکمت اور بلاغ

جن میں جلتے ہیں صداقت کے چراغ

اے خدا والو، خدا ہی سے ڈرو

غسل گہ میں، ننگے مت جایا کرو

۲۔ مناقب الکردری ص ۳۰۰

عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ ایک دن امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی کہ میرا ایک ہمسایہ شیعہ (رافضی) ہے۔ اس نے ایک مسئلہ کھڑا کیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کسی طرح میرے پاس لے آؤ، عمر بن ذر اسے لے کر آ گئے۔ اس نے کہا، میں نے اپنی بیوی سے کہا ہے کہ "اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ" تو مجھ پر حرام ہے، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، نے اسے بتایا، تمہارے امام حضرتِ علی رضی اللہ عنہ، کا فتویٰ ہے کہ یہ تین طلاقیں ہو گئیں، اس شیعہ نے کہا مجھے ان کا فتویٰ نہ سنایئے، اپنا فتویٰ بتایئے (کیونکہ بیوی کا معاملہ تھا اس لئے امام معصوم کی محبت جاتی رہی) آپ نے فرمایا، تم نے "اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ" کہا ہے اس بات کے کہتے وقت تمہاری کیا نیت تھی، اس نے بتایا، میری کوئی نیت نہیں تھی، آپ نے پوچھا طلاق کی نیت تھی، اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جاؤ تمہاری بیوی کو طلاق نہیں ہوئی۔ اس شخص نے کہا جزاک اللہ خیرا، اللہ آپ کو جنت عطا فرمائے، (۳)

4

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ،، ایک ایسے شہر سے گزرے جہاں شیعوں کا بہت زور تھا، اس شہر کا حاکم ایک غالی شیعہ حسین بن زید، اس نے حضرتِ امام رضی اللہ عنہ، کے بارے میں سنا تو اپنے حبشی غلام کو کہا کہ تم ابوحنیفہ کے پیچھے جاؤ۔ ان کی سواری روک کر پوچھو کہ حضور ﷺ کے بعد سب سے افضل کونسا شخص ہے۔ اگر وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کا

۳؎ مناقب الموفق ص ۱۷۷

نام لیں تو ان کی ناک توڑ دو۔ وہ غلام آپ کی طرف آیا، لگام پکڑ کر آپ کو روک لیا اور سوال کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ (آپ اس کا ارادہ بھانپ گئے تھے) اس لیے فرمایا عباس بن عبد المطلب۔ (۴)

نوٹ یاد رہے کہ آپ کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور انور ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، ہیں یہ عقیدہ مناقب الموفق میں موجود ہے یہاں قرابتِ مصطفےٰ ﷺ کی وجہ سے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، کی جزوی فضیلت کو سامنے رکھ کر بات کی تا کہ جواب بھی درست رہے اور ان دشمنانِ جان سے جان بھی چھوٹ جائے ظاہر ہے آپ کی اس لطیف بات کے سامنے ان کا ارادہ نا کام ہو گیا اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

۴: مناقب الموفق ۱۶۸

مصادر

صحیح بخاری از محمد ابن اسماعیل بخاری

تاریخ اثیر، از امام ابن اثیر جذری

تاریخ یعقوبی،

المناقب الموفق از امام موفق بن احمد مکی

المناقب الکردری، از حافظ الدین کردری

قصیدۃ النعمان، از امام ابو حنیفہ

الخیرات الحسان، از امام ابن حجر ہیتمی

مناقب الامام ابو حنیفہ از حضرت امام ذہبی

سوانح بے بہائے ابو حنیفہ از زید ابو الحسن

مکتوبات امام ربانی از حضرت مجدد الف ثانی،

المیزان الکبریٰ، از حضرت عبد الوہاب شعرانی

کشف المحجوب، از حضرت داتا علی ہجویری

مکتوبات ولی اللہ، از شاہ ولی اللہ دہلوی

امام اعظم اور علم الحدیث، از محمد علی کاندھلوی

تبیض الصحیفہ از امام جلال الدین سیوطی

کتاب الشفا از قاضی عیاض مالکی

صحیح مسلم شریف از امام مسلم بن الحجاج

السراج المنیر، حضرت علامہ عزیزی

معارف القرآن

اتحاف النبلا المتقین، نواب صدیق حسن بھوپالی

حیواۃ الحیوان، حضرت امام دمیری

تہذیب التہذیب

رجال کشی، از محمد بن عمر الکشی

تنقیع المقال از شیخ عبد اللہ المقامانی

کشف الغمہ از علی بن عیسیٰ اربلی

امالی شیخ طوسی، ابو الحسن طوسی

مناقب ابن شہر آشوب از ابن شہر آشوب

جامع الاخبار از شیخ صدوق

ناسخ التواریخ از مرزا محمد تقی

الانوار النعمانیہ از نعمت اللہ جزائری

مروج الذہب از امام مسعودی

تاریخ ابو الفداء

تبیض الصحیفہ از امام جلال الدین سیوطی

کتاب الشفا از قاضی عیاض مالکی

الصوالق المحرقہ از احمد بن حجر

تاریخ بغداد از علامہ خطیب بغدادی

تاریخ الخلفاء از امام سیوطی

الامام الصادق از علامہ حیدر عفقی

عقود الجمان فی مناقب النعمان

کتاب الانتقاء از علامہ ابن عبد البر مالکی

چودہ ستارے از نجم الحسن کراروی

مقاتل الطالبین

میزان الاعتدال از امام ذہبی

شواہد النبوۃ از امام عبد الرحمٰن جامی

مفتاح السعادۃ از طاش کبریٰ زادہ

مجمع المعارف